الحمد للہ کہ رسالہ مبارکہ دربارہ تنبیہ جہلاء طائفہ

طائفہ وہابیہ دیوبندیہ کی عقائد خبیثہ کفریہ کا ظاہر اور بشدت ردی و

زبان درازی طائفہ کے باب کا ... اور مولوی محمد علی صاحب کانپوری سابق ناظم ندوہ

وحال صدر طائفہ صاحب ... جو گذرے شعبہ ہیں جسکے مطالعہ سے اس فرقہ مخذولہ کی کذب بیانیوں

دروغ بافیوں ... بہتانوں سفاہتوں بطالتوں اور ہیر پھیر کی باتوں چالاکیوں ڈھکوسلوں

پر کافی روشنی پڑتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس گروہ کے فتوی شرک سے اللہ و رسول جل و علا

و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک ... مرحومہ کوئی محفوظ نہیں ہے نیز وہابیوں دیوبندیوں کی آخری

پناہ گاہ چند ورق تحریر نام المہند کی مکاریوں اور فریبوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا

کہ بد مذہبی کی علامت ... ہے جسکو بنام تاریخی **اتمام حجت بر جنود منکر**

نبوت ... اہلسنت و جماعت ... اور موعظہ حسنہ ... العبد

اور جو بحکمہ رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ کفر ... کے بعد سخن سازی بیکار ہے لہذا اسکا نام

اتمام حجت

رکھا گیا

از تصنیف لطیف و تالیف منیف قدسی حضرت الاوحدیت عالم اہلسنت و

جماعت قاطع عروق شرک و ضلالت عالیجناب مولنا **ابو المحامد سید**

محمد صاحب اشرفی جیلانی قبلہ محدث کچھوچھوی دام بالفیض القوی

منجانب انجمن اشرف المجالس ... ضلع بھاگلپور

باہتمام جناب حاجی محمد ... صاحب ... کی



بسم اللہ وحامداً ومحمداً (جل وعلیٰ) ومصلیاً ومسلماً محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)

مقصود ہے گذارش احوال واقعی

اندنوں ایک ملفوف بنام نامی واسم گرامی اعلیحضرت عظیم البرکت عالم ربانی حضور سیدی وسندی کیومی وغدی السید الشاہ مولنٰنا ابو المحمود سید احمد اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی دام بالفیض النورانی بزمانہ قیام فتحپور ضلع بھاگلپور آیا جسمیں بنام سوال ایک تحریر جہالت تخمیر سخاوت کی تصویر عقائد حقہ اہلسنت وجماعت پر دریدہ دہنی ومنہ زوری کیلئے تھی جس کے مطالعہ سے حیرت ہوئی کہ جن اتیمان عقل وعلم کو سمجھ توجہ سے آشنائی واسطہ نہو کر اپنی بات کسیکو سمجھا سکیں اور اپنے الفاظ صحیح ادا کر سکیں۔ انہیں مجادلہ علماء مخالفت شریعت غرار کی جرأت وجسارت کیسی پیدا ہو گئی؟ لیکن رنگ زمانہ نے اس استعجاب کو دفع کر دیا۔ پہلا شخص جس نے اس فتنہ کی ہندوستان میں بنیاد رکھی اسمٰعیل دہلوی ہے جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کی ابتداء میں ہر عامی جاہل دین سے بے بہرہ میں امام ومجتہد کے ادعا کا مذاق پیدا کیا ہے۔ اور وہ کتاب قرآن کریم جسے حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے کہ مایعقلھا الا العٰلمون "اسکو علما ہی سمجھتے ہیں" اوس کا سمجھنا خلاف نص قرآنی ہر عامی جاہل کیلیے بتایا۔

نفس وشیطان کے کرشمے کسی نہیں معلوم نتیجہ یہ ہوا کہ ڈپٹی کلکٹروں نے ترجمہ قرآن کریم

۵۷ خدام سلسلہ کی بے انتہا عرضی گذاری سے حضرت نے ہم لوگوں پر کرم فرمایا اور چند روز سے رونق افروز ہیں۔ شہر ومضافات میں نہایت شاندار متعدد جلسے ہو کوئی گمراہ نہ سامنے آیا نہ آئے بلکہ بعض زخم خوردہ ملا وہابیہ نے استعفا داخل کرکے مقدمہ بازی کا پارٹ لیا ہے۔ وہ رئیس جہاں ہوئے اون میں فتنہ قائم کرکے ایک کے مختار ہوئے اور خوب لوٹا بجائے تقویۃ الایمان اب مقدمہ کا لیتہ بغل میں رہتا ہے۔ ۱۲ منہ

شروع کردیا۔ وکیلوں نے شریعت کو اپنا مبحث جدت پسندی قرار دیا۔ اڈیٹروں نے دین کو تختۂ مشق زور قلم بنایا۔ نام نہاد سائنس والوں نے اختراع کی ٹھہرائیں الغرض دہلوی جی کے بدولت مذہبی دنیا میں وہ غدر مچا کہ آج الاماشاءاللہ ہر طبقہ کا خواہ مخواہ کا انسان بچہ ہو یا جوان مذہب میں چوں وچرا کرنیکو امام وقت بن گیا۔

جب زمانہ کی آزادی نے ان جہلاء دین و مذہب کو اتنا موقع دیا تو اسکول کے ٹیچروں اور نام نہاد مولویوں اور حکیموں اور جدید منگھڑت خانقاہوں کے ادعائی پیروں کو کون روک سکتا تھا۔ اگر جگہ پریس اپنا لکھ ڈالنا دھر گھسیٹنا طبع کروانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ انلوگوں نے بغرض زرکشی و دنیا طلبی نبوت[1] و رسالت اور کم از کم مجدد[2] الملک و صاحب ولایت بننے کیلئے سب بڑھ چڑھکر اسلام میں فتنہ کی بنیاد قائم کی اور ایسے اصول قائم کئے جن پر مجموعی حیثیت سے وہی کاربند ہو سکتا ہے جو حلقہ غلامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلکر ان ملاؤں کا امتی بنے ولعنۃ اللہ علیہ اور جو مسلمان اون کی نہ مانے اوسپر شرک و کفر کا فتوی جڑ دیا۔ اور ایک شرک فیکٹری قائم کرکے اوسکا ہیڈ آفس دیوبند قرار دیا۔

اب کیا تھا جن دشمنان دین نے نیچر کی توحید گائی تھی۔ معجزات نبوت کو سحر زعم کیا تھا۔ جن و فرشتہ سے انکار کیا تھا۔ جنت و دوزخ کو خیال محض بتایا تھا۔ یہہ دیکھکر کہ اسلام کی بیخکنی اب بھی حاصل بحر ملاؤں کا ساتھ خوب کام چلیگا موافق

[1] مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی اور احمد الزماں گجراتی وغیرہ [2] مثلاً اشرفعلی تھانوی کہ جب مُرید نے پوچھا کہ یا یہ کلمہ طیبہ کے لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور بجائے درود شریف اللھم صل علی سیدنا و مولانا و نبینا اشرفعلی ایک دن سوتے جاگتے میں منہ سے نکلا تھا یہہ کیا معاملہ ہے تو جواب دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ یعنی رسالت کیلئے اتنا کافی ہو کہ متبع سنت ہو اور اتنا میں ہوں لہٰذا رسول کہنے میں کچھ حرج نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ ۱۲ [3] لا یخفی علیک مصداقہ ۱۲

الکفر ملۃ واحدۃ کا سب ہم زبان ہوگئی اور تیرہ ۱۳۰۰ سو برس کی اوکھڑی ہوئی کفری بنیاد دار الندوہ عـــہ کو قائم کر کے مجموعی طاقت سے مسلمانوں کے دین پر حملہ کر دیا۔ سے

کل ایک شوریدہ بارگاہِ نبی پہ رو رو کے کہہ رہا تھا

کہ سارے نجدی و دیوبندی بنائے ملت مٹا رہے ہیں

اب حضرات علمائے کرام اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم کو جب مدافعت کی حاجت پڑی تو درہ فاروقی و ذوالفقار حیدری کے صدقہ میں بذریعہ سیف قلم اون کے ضلالتوں کی خوب گردن زدنی فرمائی۔ چیلنج پر چیلنج دیئے اور دعوت پر دعوت دی کہ ہمت و حوصلہ ہو تو میدان میں آؤ۔ کچھ جگر ہے تو مُنہ دکھاؤ اور دیکھو کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی اصول سے تم نے کیسی کیسی ضلالتوں کا ارتکاب کیا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس حق وصداقت کے آوازہ کے سامنے کون ٹھہر سکے؟ اسمٰعیل کے زمانہ سے آجتک ایکا توہب نگر اور دیوبندیت شہر میں سبکو موت آگئی کتنے مر کر مٹی میں مل گئے جو ہیں انکا بھی یہی حشر رکھا ہوا ہے۔

ہندوستان کے چپہ چپہ میں بلکہ شرق سے غرب تک اونکی ضلالتوں کو ظاہر فرما کر آفتاب حقانیت کو روشن تر فرما دیا۔ اور اب کوئی امر ایسا نہ رہگیا جسکو موقوف علیہ فرض تبلیغ کہا جا سکے۔ تصانیف شریفہ واشتہارات مبارکہ ومواعظ حسنہ کی بدولت ہر مسلمان اپنی مذہبی حقانیت سے واقف ہو گیا۔

عـــہ کفار قریش نے جو مجلس شوری اس لیے قائم کی تہی کہ ایذا رسانی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدابیر ایجاد کریں اوس کا نام دار الندوہ تھا اور اوس کا صدر ابلیس ملعون تھا جو شیخ نجدی کہلاتا تھا۔ ۱۲ منہ

سے دیکھو رسالہ مبارکہ ظفر الدین الطیب وغیرہ ۱۲

سے جس مسئلہ میں کوئی وہابی کسی مسلمان کو کچھ چھیڑے تو مسئلہ لکھکر حسب ذیل مقامات کو اطلاع دو۔ فوراً اوس مسئلہ کے متعلق ایک ایک مبسوط رسالہ چلا آئیگا۔ کلکتہ زکریا اسٹریٹ نمبر ۲۱ انجمن اصلاح عقائد بانس بریلی محلہ سوداگران مطبع اہلسنت وجماعت ۱۲

نخیں نہیں بلکہ دشمنان دین وایمان کو بھی مجبوراً اسلام کی حقانیت کا اقرار کرنا پڑا
المہند[ع۵] انبیٹھوی دیکھو جن کے امام نے دھر گھسیٹا تھا کہ معاذاللہ حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں ملگئے (دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۶ مطبع نولکشور لکھنو) اون کی
امتیوں کو کہنا پڑا کہ حضور حیاۃ النبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جن مرتدین نے کذب[ع۶]
الٰہی بالفعل ماننے والیکو ناقابل ملامت ٹھہرایا تھا اون کے حلقہ بگوشوں کو اس سے
انکار کرنا پڑا۔ جن کفرہ نے علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو مثل[ع۷] علوم مجانین وبہائم مانا تھا
شیطان[ع۸] کے علم سے گھٹایا تھا اون کو توہین دربار رسالت کو کفر لکھنا پڑا وغیرہ وغیرہ۔
یہہ ہے حقانیت کی روشن دلیل اور یہہ ہے غلبۂ حق کی روشن مثال کہ دنیا
نے اپنی گہری نگاہ سے بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

مگر اس کو کیا کیجئے کہ اپنے چھوٹے خدا کے چھوٹے بندوں کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ یہہ
نہ کہا کہ ہم توبہ کرتے ہیں۔ کہا تو یہہ کہا کہ ہم نے کبھی ایسا کہا نہیں۔ اور ظاہر کہ یہہ سفید
جھوٹ ہی۔ کتابیں مطبوعہ موجود ہیں۔ عبارتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اشاعت اون کی ہو رہی
ہے۔ مریدوں کو اوسکی تعلیم دیجاتی ہے مگر پھر بھی یہی بکنا کہ ہم نے کچھ نہیں کہا۔ بدحواسی
وجنون کیساتھ بدترین مکر وفریب ہے۔

بہرحال المہند نے آفتاب سے زیادہ روشن کر دیا کہ عقائد حقہ اہلسنت وجماعت کا غلبہ
اعداء دین کو تسلیم ہے۔ لیکن قسمت کا لکھا نہ طائفہ تائفہ وہابیہ دیوبندیہ کو توبہ نصیب

ع۵ اس پر مکر رسالہ میں بعض اہل عرب کی دستخط غلط نقل کر دیے ہیں وہ بھی علماء حرمین طیبین سے نہیں آفاقی
کہی لوگونکی یہہ ان ہندیوں کو خود نحوس ہو رہا ہے جبھی رسالہ کا نام المہند رکھا ہے اپنے نزدیک حسام الحرمین جسمیں
علماء مکہ ومدینہ نے وہابیوں پر فتوی کفر دیا ہی وسکے مقابل المہند لکھی ہی حالانکہ کہاں حرمین کی تلوار اور کہاں اس
زمانہ کی ہندوستانی زنگ آلود چوبی بلکہ خاکی نام کی تلوار کہاں عرب کی آزاد ذوالفقار اور کہاں ہند کی لکڑی تلوار یس
سمجہہ لو کہ حسام الحرمین کی چوٹ سے سارے وہابی ایسی خمی ہو گئے ہو گویا مر کر مٹی میں ملگئے ۱۲ ع۶ دیکھو فتوی رشید احمد گنگوہی مطبع بھی
جسکے اصل کا فوٹو اکثر علماء اہلسنت کے پاس موجود ہے ۱۲ ع۷ دیکھو حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی ۱۲ ع۸ دیکھو براہین قاطعہ

کفر سے چھٹکارا۔ جھوٹ لیساتھ مکاری و فریب سے جاتا۔
کون نہیں جانتا کہ اگر ثبوت کامل سرقہ کا گذر ہو چکا ہو تو زید سارق کا اوس سے انکار کرنا اور آیات قرآنیہ سے مذمت سرقہ و سزاے سارق بیان کرنا نہ اوس جرم سے اوسکو بری کرتا ہے نہ اس سے سزا معاف ہوتی ہے بلکہ توبہ نکرے تو حد شرعی کے سوا عذاب قیامت کا مستحق ہے اس عام فہم اور روشن مثال سے ظاہر ہو گیا کہ المھند مجموعہ تکذیبات ہے جسکو موافق "برعکس نھند نام زنگی کافور" بنام تصدیقات مشہور کر دیا ہے۔ کوئی انبٹھوی جی و تھانوی جی اور جمیع مصدقین تکذیبات محررین الوان جلوکی تحریرات سے پوچھے کہ تم تو تقلید شخصی کی مخالفت کو کیا کچھ برا کہتے ہو۔ اور اپنے جمیع مشائخ کو مقلد بتاتے ہو اور تمھیں اتنی خبر نہیں کہ تمھارا امام دہلوی تنویر العینین میں لکھتا ہے لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبة من الشرک ترجمہ میں کیسی جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کیلئے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پا سکتا ہے پھر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوسمیں شرک کا میل ہے۔
مقلدین ائمہ کرام کے بارے میں لکھتا ہے والعجب من القوم لا یخافون من مثل ھذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ھذہ الآیة فی جوابھم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ اور تعجب ہے کہ لوگ خود تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اوسکے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہہ آیت اونکے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اوس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں کو اللہ

عہ تلمیح برنگ سجع ۱۲

کا شریک بنایا۔ اب بولو کہ المہند میں تو اتنا تم خود لکھ گئے کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں (حالانکہ یہہ حصر غلط ہے) اب تمہارے منہ سے تمہارا امام اسمٰعیل دہلوی وہابی ہوا یا نہیں اور اُسے مانکر تم بھی وہابی ہوئے یا نہیں اور اوسکی تصانیف مثل یکروزی و صراط مستقیم و تنویر العینین و تقویۃ الایمان وہابی کی کتابیں ہیں یا نہیں؟ ان کتابوں اکو مثل قرآن سمجھنے والے دستور العمل بنانیوالے تعریف کرنے والے اچھا بتانے والے جمیع اصاغر و اکابر وہابیہ دیوبندیہ وہابی ہوئے یا نہیں؟ کہو ہوئے اور ضرور ہوئے۔ پھر کوئی ان مُردہ دلوں سے یہ بھی پوچھے کہ تم تو حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عقیدہ حقہ کہتے ہو۔ کیا اس کو چھپاتے ہو کہ تمہارا امام دہلوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کر کے لکھتا ہے کہ "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان صفہ مطبع نولکشور) اوس کے حامی اوس کے پیر وایمان سے بتائیں یہہ حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہہ تو اسکا افترا ہے یہاں المہند میں اس جھوٹ کو دیکھئے کہ کسی نے ہمارے مشائخ سے عقیدہ حقہ حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی۔

بولو کیا اب دہلوی کی امامت و مشیخت کہنہ ہو جانیسے ردی ہو گئی ہے یا دنیا کو فریب دینا ہے؟ ان دیوبندیوں نے المہند میں اپنے شجرہ سے ابن عبدالوہاب[1] کو خارج کر کے کوشش کی ہے کہ جب ہم سے اوس سے کوئی تعلق و رشتہ نہیں ہے تو ہمکو وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس مکاری سے گنگوہی جی کے اس قول پر پردہ ڈالتا ہے کہ "ابن عبدالوہاب[2] کے مقتدیوں کو وہابی

---

[1] المہند میں یہہ کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں یہہ کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں یہہ گھر ہی میں لتیا ڈاس لئے ہر کو دروغگو را حافظہ نباشد ۱۲

[2] یہہ ابن عبدالوہاب جسکی مداحی کیجارہی ہے وہ ہے جسکو علامہ شامی حنفی نے اپنے زمانے کے باغیوں میں شمار کیا ہے اور اوس کی مذہبی بغاوت کی تفصیل کی ہے اوس کا حال معلوم کرنا ہو تو سیف الجبار حضرت سیف اللہ المسلول مولٰنا فضل رسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیکھو۔ ۱۲

کہتے اون کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اون کا حنبلی تھا۔ البتہ اون کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اون کے مقتدی اچھے ہیں،، (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ) دیکھو ابن عبدالوہاب کی عقائد کو عمدہ مانتا ہے پھر باوجود شدت مزاج اون کی تعریف کرتا ہے پھر حنبلی یعنی اوسکو مقلد بتاتا ہے۔ اب گنگوہی سے کہو کہ تمہارے نزدیک وہ حنبلی تھا تم او عالی حنفی ہو۔ یہ تو کوئی اختلاف نہیں۔ رہے عقائد تو تمہارے نزدیک اوسکے عقائد عمدہ تھے تم بھی اونہیں عقائد کے پابند ہو یا نہیں ؟ اگر کہو نہیں تو اپنے مُنہ سے اپنے عقائد کے عمدہ نہ ہونیکو تسلیم کیا۔ اور اگر کہو ہاں تو تم بھی ابن عبدالوہاب کی پیروی کرنے والے ہوئے۔ اپنا یاد کرو اپنا فقرہ کہ "ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں" اور اقرار کرو کہ بحیثیت غیر مقلدی و بحیثیت پیروی ابن عبدالوہاب ہر طرح تم تمہارے ماننے والے تم کو اچھا جاننے والے سب وہابی ہیں۔ فرقہ دیوبندیہ طائفہ وہابیہ کی ایک شاخ ہے۔[عہ]

الحاصل دیوبندیوں، مؤلف و مصدقین تکذیبات المہند سے کوئی دریافت کرے کہ جب توہین دربار رسالت اگرچہ کنایۃً ہو تمہارے نزدیک قطعاً یقیناً جزماً حتماً کفر ہے تو مصنفین[عہ] حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کی خبر لو یا یہ کہ یہ

عہ ۔ اور غیر مقلدین کی جماعت بھی طائفہ وہابیہ کی ایک شاخ ہے ۱۲

عہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی عبارت درج رسالہ ہو تحذیر الناس میں قاسم نانوتوی لکھتا ہے۔ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" اسی رسالہ میں کہتا ہے "بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" "بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" یعنی تو اس نے حضور کے بعد کسی نبی کی ہونیکو خیال عوام بتایا اور اس عقیدہ حقہ کو خلاف شرح قرار دیا پھر حضور کے بعد نبی ہونیکو جائز رکھا حالانکہ تتمہ اور اشباہ و غیرہما میں ہے، اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من ضروریات الدین اھ یعنی اگر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نجانے تو مسلمان نہیں اسلئے کہ حضور کا سب سے پچھلا نبی ہونا ضروریات دین سے ہے۔ اسی نانوتوی کو بزمانہ نظامت ندوہ مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کہا تھا۔ یہ سالہ دعوت نبوت کی پیشبندی تھی جسکو مرزا قادیانی لے بھاگا اسی لیے وہابیوں اس جانم

لوگ مستثنیٰ ہیں شریعت گھر کی ہے من کنم انچہ خواستم تو مکن انچہ خواستی۔

غرض المہند میں جھوٹ اور انکار واقعہ وہ بھی بے معنی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہ کیوں کیا گیا؟ تاکہ حق کا غلبہ حق سبحانہ وتعالیٰ زبان اعداء سے کرادے۔ فان الحق یعلو ولا یعلی والحمد للہ العلی الاعلیٰ بات دور جا پڑی۔ کہنا یہ ہے کہ شرک بہ فیکٹری کی کارگذاریوں سے ہندوستان کے اکثر مقامات میں نئے نئے فتنے اور شورش نکلتے رہتے ہیں اور باوجود ذلت پر ذلت اوٹھا تیکے تو ہب کی بحیا گردن اوٹھنے سے باز نہیں آتی۔ اگرچہ فرق تو ہب پر نعلین سنیت کی بدولت ایک شعر بھی باقی نہ رہا وان کان قدر الشعیر۔

تقریباً دو سال کی بات ہے کہ صوبہ بہار کے مشہور شہر بھاگلپور میں اعلیٰحضرت مخدومی و مرشدی دامت برکاتہم بسبب اصرار ہم خدام سلسلہ علیہ اشرفیہ کے رونق افروز ہوئے۔ مسلمانان شہر نے متعدد جلسے وعظ و میلاد شریف کے اپنی مخلصانہ اہتمام سے نہایت شان وشوکت سے کئے اور برکات کلمات طیبات سے مالامال ہوئے۔ ان مواعظ حسنہ میں جابجا طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ کا تذکرہ آجاتا تھا اور پیغام نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مسلمانوں تک پہونچایا جاتا تھا کہ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی نئی نئی باتیں بتائیں گے جنکو نہ تم نے کبھی سنا نہ تمہارے باپ دادا نے تو اون سے دور رہو اور اون کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حق کا بول بالا ہے

ملہ اللہ تعالیٰ کو عیب لگانا اسکو جاہل محتاج ٹھہرانا اور خود فرزہ بتانا رسول کے علم کو ابلیس کے علم سے گھٹانا مجانین و بہائم کے علوم تشبیہ دینا ختم نبوت کا انکار کرنا۔ خیرات مبرات کو میٹھا بتانا [illegible] نئی نئی باتیں ہیں جنکی کسی مسلمان نے پہلے کبھی نہ سنا تھا فاسئلوا

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیٰ آخر الحدیث اور طائفہ کی نئی نئی کارگذاریاں اون کے تصانیف مطبوعہ سے پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنائی گئیں جس سے تقریباً تمام مسلمانوں نے نفرت ظاہر کی اور عقائد وہابیہ دیوبندیہ سے پناہ مانگی۔

اس بادہ حقانیت کے ترقی کو دیکھکر بعض وہ طبیعتیں جو ضلالت وگمراہی کی اندھیروں میں تھیں گھبرا اوٹھیں اور یا تسیخ المدد کہکر اپنے پیر مولوی محمد علی صاحب کانپوری سابق ناظم ندوہ کو مونگیر سے طلب کیا۔ مولوی صاحب مع حوارئین جنمیں مولوی عبد اللطیف وحکیم غنیمت حسین خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں آ گئے مسلمانوں نے حضرت مولٰنا نعیم الدین صاحب مرادآبادی وجناب مولٰنا امجد علی صاحب اعظمی کو بھی تکلیف دی یہ حضرات تشریف فرما ہوئے منجانب مسلمانان شہر ہر دو فریق کو چیلنج مناظرہ دیا گیا علمائے کرام اہل اسلام نے تحریری وتخطی اور ملایان وہابیہ دیوبندیہ نے زبانی شرکت جلسہ مناظرہ کا وعدہ کیا۔ علمائے اسلام مقام مناظرہ مسجد خلیفہ باغ پر وقت سے پہلے تشریف لے آئے۔ وہابیوں نے دیکھا کہ اب سارا کیا دھرا ملیامیٹ ہوتا ہے یا پولیس الغیاث کہکر چیخ اوٹھے اور سب انسپکٹر صاحب کو برادرم برادرم کہکر جان بچانے کی کوشش کی اوسوقت سب انسپکٹر صاحب کو بھی وہابیوں کی بے مائگی پر رحم آیا۔

ط۵ آپ سے سارا ہندوستان تقریباً واقف اکثر تب آپ مدرسہ دیوبند میں تنہا جلوگر اور انبیٹھوی جی سے براہین قاطعہ کی عبارت کے متعلق سوال کیا وہ جواب سے عاجز ہوگیا۔ سارے لڑکے اور ملا بدحواس ہوگئے غرض آپ فاتح دیوبند ہیں۔ سلمہ ایصد تعالیٰ علی رغم ردوسنا۔ ۱۰ عہ آپکا فضل وکمال ضرب المثل ہے مطبع اہلسنت جماعت بریلی آپ ہی کے زیر اہتمام ہے۔ وہابیہ دین فروش نے ایک اشتہار میں آپکو کتب فروش لکھکر اپنے نزدیک بڑی بات نکالی تھی اگر ہم اوسکو لغو نہ سمجھتے تو یحیٰی کتب فروش مدرس مدرسہ دیوبندیہ واصغر حسین کو نہیں بلکہ مولوی محمد علی صاحب کا وہ خط درج کردیتے جو بنام منشی محمد لعل خانصاحب بغرض کتب فروشی بھیجا تہا اور خوشامدانہ لب ولہجہ اختیار کیا گیا ہے جسے دیکھکر بے ساختہ ہنسی آتی ہے کہ دنیا کیلئے

چیلنج مباہلہ اور مولوی محمد علی صاحب کا دم سے فرار

اور جلسہ میں آکر کہا کہ مناظرہ بلا اجازت مجسٹریٹ نہیں ہو سکتا۔ بالآخر یہہ دیکھا کہ دین میں رخنہ اندازی ہو رہی ہے مباہلہ کا چیلنج اعلیحضرت دامت برکاتہم نے دیا اور حجت الہیہ ختم کر دی مگر مولوی محمد علی صاحب اس پر بھی نہ ٹکے۔ مسلمانوں پر حق روشن ہو گیا اور کامیابی اسلام کا قلوب اعداء دین نے بھی اقرار کیا۔ اب کیا کریں سوچتے سوچتے اراکین دار الندوہ کی یہہ تجویز ٹھری کہ چلو ہندی چال اور بناؤ المہند کو رہبر چنانچہ ملاجی نے میلاد شریف اپنے مُریدوں سے کروانا شروع کیا کہ اب تو مسلمانوں کی وہابیوں سے نفرت نہ رہے گی (اگرچہ خود ملاجی اور مفتی جی اور حکیم جی کبھی اس محفل برکات منزل میں وقت ذکر ولادت باسعادت وقیام تعظیمی شریک ہوئے) مگر بحمد اللہ تعالے مسلمانوں پر خوب روشن ہو گیا تھا کہ جواز وعدم جواز میلاد شریف نہ موجب کفر نہ باعث شرک۔ اصل اختلاف مابین اہل اسلام وطائفہ دیوبندیہ دربارہ عقائد ہے یہ وہابیوں کا خدا بالامکان جھوٹا بلکہ بالفعل جھوٹا اور جاہل ومحتاج بندوں سے ڈرنے والا اور ان کا رسول ابلیس لعین سے بھی علم میں کم مجانین وبہائم کا سا علم رکھنے والا العیاذ بالله العدیل ہے۔

اور مسلمانوں کا خدا ہر پاک عیوب نقائص سے منزہ عالم غیب وشہادت وغنی مطلق ومختار کل ہے اور رسول کریم اعظم الخلائق ممتنع النظیر ہیں جل وعلی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی

۵۰۷ اسمٰعیل دہلوی رسالہ یکروزی مطبع فاروقی صفحہ میں اللہ تعالیٰ کو بالامکان جھوٹا ہونیکو یوں ثابت کرتا ہے کہ بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گرداند شد پس قول بامکان وجود شل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص گردد وسلب قرآن مجید بعد از انزال ممکن ست یعنی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کی خبر دیکر پھر وہ سکو بندہ اللہ کی قدرت سے بھول جائیں تو پہلی خبر کے خلاف اللہ تعالیٰ کہے چونکہ لوگ پہلی خبر کو بھول چکے ہیں لہذا جھوٹ کا الزام نہیں لگا سکے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے کہ وہ جھوٹا نہ کہیں چاہے واقع میں اللہ تعالیٰ جھوٹا ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ اپنی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن بنانے کیلئے مسلمانوں سے قرآن مجید کے سلب ہو جانیکو ممکن کہتا ہے باقی عقائد خبیثہ کی تفصیل رسالہ مبارکہ میں ہے۔۱۲

وہابیوں کا کلمہ یہہ ہی

لا الٰہ الا اللہ الکاذب بالامکان بل بالفعل الجاہل المحتاج الخائف من العباد محمد رسول اللہ جائز العدیل الجاہل بالنسبۃ الی ابلیس بل کان علمہ کعلم المجانین والبہائم اور

مسلمانوں کا کلمہ یہہ ہے

لا الٰہ الا اللہ الصادق بالضرورۃ عالم الغیب والشہادۃ الغنی علی الاطلاق ذو الاختیار والقدرۃ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ممتنع النظیر اعلم الخلائق علیہ السلام والتحیۃ۔

جب کلمہ ہی کہ اصل ایمان ہے اتنا عظیم فرق موجود ہے تو پھر میلاد شریف کروانا اور نہ کرنا کیا مفید و مضر ہو سکتا ہی غرض جب اس سے کام نہ چلا تو بعض ٹھیٹھر نما جلسوں میں حضرات علماء کرام اہلسنت وجماعت کو منہ بھر گالیاں دی گئیں ۔ اور دربار الوہیت و رسالت کی گستاخیوں کی بڑی ہوئی مشق کے بہترین نمونے دکھائے گئے بعض حکیم کہلانیوالوں عطار جلسہ کو اپنا راج پوری طور سے سمجھکر خوب خوب بازاری بولی بولے ۔ فلاں چور ہے ڈاکو ہے ایسا ہے ویسا ہے پھر حیا کی تصویروں کو دیکھو کہ اپنے کرتوت طبع بھی کرا دیے جسے دیکھ کر ہر مہذب طبقہ کے انسان نے سخت نفرت ظاہر کی اور اشتہار مطبوع نامطبوع ہوا۔

عـــہ یہہ وہابیوں کا لفظ اللہ کہنا ہی ویسا ہے جیسے کفار قریش جب کوئی پوچھتا کہ تمہارا خالق کون ہے تو وہ اللہ کہہ دیتے ۔ ۱۲ عـــہ دہلوی کہیگا کہ یہاں میرے پیر کا نام چاہیے جیسا کہ صراط مستقیم صفحہ ۴۱ و ۴۲ میں غیر نبی کیلئے اوس نے وحی باطنی مانا اور عصمت ثابت کیا حالانکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات مطبع احمدی ج ۲ صفحہ ۵ میں اسکو کفر و دعوی نبوت لکھا ہے اور تھانوی کہیگا کہ میرا نام ہونا چاہیئے جیسا کہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ ہجری میں ہے ۱۲

سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل تذکرہ علم یہہ ہے کہ غیر مقلدین دینا جپور کو جو ہزیمت بہ مقابلہ اہلسنت و جماعت چند سال پہلے ہوئی تھی اوسکی مرثیہ خوانی بھی کیگئی یہیں سے ظاہر کہ وہابیہ دیوبندیہ بعض کھلے بعض چھپے ڈھکے غیر مقلد ہیں اور مسلمانوں کو فریب اور دہوکہ دیتے ہیں۔

اسمیں شک نہیں کہ بھاگلپور میں باوجود متعدد کوششوں کے مُلا محمد علی صاحب کی ناکامیابی ایسی نہ تھی جسکو وہ کبھی فراموش کرسکیں مفتی جی گالیوں پر آاترے حکیم جی کی نبضیں چھٹنے لگیں ملاجی اپنی جدید قائم کردہ خانقاہ کو واپس گئے اشتہارات کاذبہ کے ذریعہ اپنی ناکامیابی کو کامیابی اور فرار کو شاندار بنانیکی بڑی کوشش کی۔ مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔ عقائد دیوبندیہ کو عمدہ لفظوں میں بیان کرکے عروس بزد دلھا بننا چاہا اولیاء کبار پر عقائد خبیثہ کا الزام لگایا۔ شطحیات صوفیاء کو حجت میں پیش کیا مگر سب بیکار اب کریں تو کیا کریں پردہ کھلگیا ضلالت روشن ہوگئی ناچار دار الندوہ میں طے پایا کہ دور ہی دور سے میدان تحریر میں کچھ الم غلم خواہ مخواہ بخیال پردہ داری کچہ دھر گھسیٹو چنانچہ چھ نفر کے سر پر یہہ بار رکھکر وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی بھیجی گئی ہے۔ اگرچہ ہم نہیں کہتے کہ یہہ تحریر ملا محمد علی صاحب ہی کی ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ انھیں کے مُریدوں معتقدوں

ع یہہ ہزیمت غیر مقلدین کو بمقابلہ حضرت فخر العلماء مولانا محمد فاخر صاحب الہ آبادی سجادہ نشین حضرت محدث صاحب قبلہ مصنف رسالہ مدظلہ ہوئی تہی اور بعد مناظرہ بھاگلپور حضرت محدث صاحب تنہا وہاں تشریف لیگئے غیر مقلدین اس مرتبہ بہید ذلیل ہوئے ۱۲ منہ فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۱۲۔

س یہہ مونگیر میں ایک کوٹھی ہے جب ملا صاحب نظامت ندوہ سے کافی منفعت حاصل کرچکے تو اودہ سے بہار کیجانب ہجرت کی اور یہیں مونگیر میں عمدہ کوٹھی بنام خانقاہ رحمانیہ بنوائی ہے اور یہیں تعدد شادی کی ہمکو خوب معلوم ہے کہ آپ مولنا فضل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور گنج مرادآبادی کے اوائل عمر میں مرید ہوئے تھے اور یہہ بھی معلوم ہے کہ حضرت مولنا رحمہ اللہ نے کسی کو بھی اپنا خلیفہ نہیں کیا جسپر بکثرت اکابر مریدان و صحبت یافتگان و صاحبزادگان حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کافی ہے اسی لئے جناب ملا صاحب جب کسیکو مرید کرتے ہیں تو اپنے ہاتھ کو حضرت مولنا کا ہاتھ قرار دیتے ہیں اور شجرہ میں سلسلہ پیران یہ مرید میں اپنا نام نہیں لکھتے بلکہ ہدایات کے بعد اگر چہوٹی سی مہر ہو تو ملا صاحبکو بالکل تعلق نہ ہے معلوم نہیں کہ

نے اونھیں کے بھروسے اونھیں کی تعلیمات کی تائید کیلئے اونھیں کے خلاف منشا نہونا جانکر اور عجب نہیں کہ اونھیں کے حاشیہ نشینوں کی کہنے سے بلکہ خاص اونھیں کے مشورے سے بھیجی۔ لہٰذا ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میدان میں ملا جی کا یہہ پہلا قدم ہے۔

باوجود اس کے کہ غلبۂ حق کو میرا انہیں تحریرین بذریعہ المهند شرک فیکٹری کے ہیڈ آفس دیوبند نے تسلیم کرلیا اور باوجود اس کے کہ وضوح حق کامل طور پر ہوگیا اور باوجود اس کی کہ وہابیونکی یہہ تحریر غیر معمولی جہالتوں سفاہتوں فریبوں مکاریوں پر مشتمل ہے۔ پھر بھی اسلیئے کہ ملا جی کی کوئی تمنا پامال نہ ہو اور حوصلہ دل ہی میں نہ رہجائے یہہ مختصر جواب موضح صواب اقدس حضرت والا درجت عالم اہلسنت قاطع عروق شرک و ضلالات عالیجناب مولٰنا ابو المحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی دام بالفیض القوی نے چند مختصر نشستوں میں تیار فرمادیا چونکہ حضرت ممدوح مناظرہ تہذیب میں بمقابلہ ملا محمد علی صاحب منجانب اہل اسلام تھے آپ ہی کی مقابل مولویان دیوبند مدرسہ سمریا ضلع بھاگلپور نے عاجز ہو کر اللہ تعالیٰ کو عالم بالفعل کہنے سے انکار کیا تہا۔ آپ ہی سے گفتگو کرتے وقت نعیم ہیڈ ٹیچر اسکول براری ضلع بھاگلپور نے اقرار کیا تھا کہ عبارت صراط مستقیم کہ (معاذ اللہ) "خیال رسول تصور گاؤ خر سے بدتر ہے" کفر ہے اسی لئے کہ اس تحریر کی سرکوبی کیلئے آپ ہی نے رسالہ تحریر فرمایا۔ اتنا یاد رہے کہ رسالہ بمقابلہ ملا محمد علی صاحب ہے جب وہ ساکت ہوگئے تو کسی بدنام سید حامد کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ گفتگو عقائد میں ہے نہ کہ عطاری و منہاری میں اور ان کیلئے سکوت ہی مناسب بلکہ غنیمت ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

خادم خاکسار اہلسنت و جماعت
محمد شہاب الدین
ابراہیم پور ضلع بھاگلپور

نقل تحریر جہالت تخمیر وہابیہ دیوبندیہ

ہو المغنی

حضرت مولانا دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوالات مندرجہ ذیل کا جواب تصریحاً مہربانی فرماکر عنایت فرمایا جاوے۔ ہمقدوں کو مثل جواب طلبی یا تردد نہ ہو دیوے بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہ سب مسائل ضروریات دین کے ہیں یا نہیں اور بغیر اسکے عقیدہ رکھے اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ ٹکٹ جواب کیلئے خدمت عالی میں ارسال ہے

نمبر ۱ نماز پنجگانہ میں قعدہ متوسط کو بوقت التحیات پڑھنے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں

نمبر ۲ جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ والسلم کو۔ باوجود اسکے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے۔ عالم الغیب کہنا ضروریات دین میں سے ہے یا نہیں۔

نمبر ۳ خداوند عالم کو جسطرح ہر ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ایسا ہی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ والسلام کو حاضر و ناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں

نمبر ۴ مریدوں کو سلسلہ بیعت میں داخل کرنیکا شرعاً کیا حکم ہے

نمبر ۵ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ والسلم کو خدا مت کہو اور سب کچھ کہو کیا اس سے یہ بات ہوتی ہے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ والسلم کو۔ غفار۔ ستار۔ رحمان رزاق وغیرہ وغیرہ کہا جا سکتا ہے

نمبر ۶ شفاء شریف کی کونسی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ ہر بند مکان میں حضور صلی اللہ علیہ والسلم حفاظت مکان کیلئے تشریف رکھتے ہیں

نمبر ۷ مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں۔ یا نہ

خاکسار محمد عبدالکریم (مہر)
خاکسار محمد بشیر الدین عفی عنہ
خاکسار محمد یوسف عفی عنہ
خاکسار عبد الصمد عفی عنہ
خاکسار دوست محمد عفی عنہ
خاکسار حنیف حسینی عفی عنہ

پتہ یہ ہے
محمد عبدالرحیم بدست مولوی عبدالمغنی صاحب
بھاگلپور سنٹرل جیل

ص۵ پر نقل مطابق اصل ہے لفظ بلفظ ... ص۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ سبحنہ من الہ تنزہ وجوبا عن الزور والبہتان وعن امکان النقائص و سمات الحدوث والامکان اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الہ واحد صمد تنزہ عن جمیع النقائص وعما یتفوہ بہ اہل الزیغ والشرک تعالی اللہ عما یقول الظالمون واشہد ان سیدنا ومولانا محمد اخیر الخلق قاطبۃ الذی خصہ اللہ تعالی بعلم ما کان وما یکون وھو الشفیع المشفع وبیدہ لواء الحمد آدم ومن دونہ تحت لوائہ یوم یبعثون وعلی آلہ وصحبہ والتابعین ومن تبعھم باحسان من اہل السنۃ والجماعۃ الذین ھم فائزون اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التائید والتابید منتھم وسنتھم والسنتھم و اقلامھم رماحا فی نحور المارقین من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم ثم لا یعودون اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون اما بعد

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

اس تحریر جہالت تخمیر کا جواب اگرچہ روشن تراز آفتاب۔ اور اپنی نمایاں سفاہتوں کے سبب محرر ناقابل خطاب کہ جسکو اتنی تمیز نہ ہو کہ عربی کا مشہور و معروف جملہ جسے ہر اردو خواں بہی صحیح لکہتا اور جانتا ہے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو کئی جگہ صلی اللہ علیہم والسلم لکہا ہے نہ صلی ٹھیک نہ علیہ صحیح پھر والسلم کیسی کھلی جہالت ہے جسکو اتنی خبر نہ ہو کہ مسئلہ کو مثلہ نہ لکہنا چاہیئے جو اتنا نہ جانتا ہو کہ چند نفر کو سائل کہنا چاہیئے یا کہ سائلین جو ڈیرہ کو ڈہیرہ لکہے جسکو نہ صحت املا کا خیال نہ لٹریچر کا لحاظ اوس غریب کو مضامین علمیہ کا مخاطب بنانا ان مباحث عالیہ کی توہین ہے مگر چونکہ مسلمانونکو

[illegible]

بعونہ تعالیٰ نفع پہنچیگا اور مکائد وہابیہ دیوبندیہ سے اہلسنت و جماعت واقف ہو
جائیں گے نیز صوبہ بہار میں اس جماعت کے سرگروہ مولوی محمد علی صاحب کانپوری
سابق ناظم ندوہ کے مریدوں اور معتقدوں نے اپنے پیرجی کے بھروسے عقائد
حقہ کی مخالفت میں یہہ تحریر سفاہت تصویر بھیجی ہے لہذا بغرض نفع عام اور اس
خیال سے کہ مولوی صاحب اپنے مریدونکو تنبیہ کردیں اور سمجھا دیں کہ اے باطل پرستو!
حق سے تصادم نہ کرو ورنہ چور چور ہوجاؤ گے۔ ضرورت پڑی کہ ایک مختصر سی گذارش
مولویصاحب سے کروں کہ آیندہ کیلئے دارالندوہ[ع۱] کی بوسیدہ شین کی چول چول بلجائے
اور صدارت کا عہدہ خواب ہی خواب نظر آئے۔ اب رہا یہہ سوال کہ مولوی صاحب کے
تعلیم یافتگان یا حاشیہ نشیناں سے ایسی کھلی ہوئی غلطیاں ہونا بظاہر نظر مستبعد ہے
بعض لوگ تو مولوی صاحب کے برزخ کو مدنظر رکھتے ہوئے تلاوت آیہ مبارکہ ومنکم
من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا کردینگے بعض لوگ اور کچھ کہدینگے
لیکن میرے نزدیک یہاں ایک صحیح عذر موجود ہے کہ عربی کی غلطیاں درود شریف
لکھنے میں ہوئیں اور فرقہ وہابیہ دیوبندیہ سے یہہ امر غیر مستبعد نہیں ہے۔ بھلا جو لوگ
بعض موقعہ پر درود شریف کو پڑھنا بدعت[ع۲] بلکہ شرک کہہ ڈالیں جو اپنی تصانیف میں نام
نامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ درود شریف کیا لفظ حضرت[ع۳] وغیرہ

ع۱ دشمنان خدا ورسول کا ہر مجمع دار الندوہ ہے ۱۲ ع۲ تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو رسالہ مبارکہ
الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء ۱۲۔ ع۳ نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان صفحہ ۴۲ جسکا
نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اس سے قطع نظر کے کہ زید و عمرو تو کم از کم اپنے گھر اپنے
مال کے مالک و مختار ہیں مگر نائب اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیر خدا
علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کسی چیز کے مختار نہیں۔ یہاں یہہ دیکھو کہ لفظ حضرت درود شریف
تو درکنار لفظ جس کا ہے ظاہر کہ معاذ اللہ کسی معمولی شخص کا ذکر کرتا ہے یہاں ایک تاویل ہے
کہ لفظ آپ حذف کردیا جائے۔

کلمات تعظیم نہ لکھتے ہوں نہ اسکے عادی ہوں وہ اگر بغرض فریب عوام یا بہ سبب ہیبت حق مرعوب ہوکر درود شریف لکھیں اور قصداً یا سہواً غلطی کریں تو کیا محل تعجب ہے رہا مسئلہ کو مثلہ لکھنا عجب تو ہے حکم مثلہ کے نافذ کرنے کیجانب اشارہ ہی اور سائلین کو سائل لکھنا تو اظہار واقعہ کیلیے ہی ع جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے۔ سائل یعنی صدر صاحب تو ایک ہی ہیں جو معتمد ہیں باقی چھ نفر وہ حاملین مرکب سی ہیں تین آگے تین پیچھے پالکی اٹھانا کیا دشوار ہے یا موافق ظلمات بعضہا فوق بعض پے درپے پر ضلالت حجابات ہیں مگر کیا نہیں سنا کہ اتقوا عن فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ایمان والوں کے فراست سے بچو کہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہی۔ آخر ہماری نگاہیں حق وہ نگو چاک کرتے ہوئے ظلمات کو ہٹاتے ہوئے لیلی پردہ نشیں پر پہونچگئیں۔

بہر حال اگر مولوی محمد علی صاحب آپ یا آپکے بھروسہ آپکے اتباع نے اپنی جرات اس تحریر سے دکھائی ہے تو سنبھل بیٹھیے اور اختیار ہے کہ خواہ جس عطار و مختار اور اسکولی ٹیچر بلکہ اولاو بدھا سدھا کو اپنے اس معاملہ و مقدمہ کا پیرو کار بناکر بیٹھے مگر جو بولیے اپنے منہ سے بولیے اور بتایئے کہ کیا آپ واقعی اون قاہر اعتراضوں اور زبردست سوالونکے جوابات سے سبکدوش ہو گئے جنکے جوابیں اسمٰعیل جی لیکر شیخ جی

عہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا آنکھ پھوڑنا وغیرہ شرعاً منع ہے مگر مولوی حسا گویا فتویٰ جواز دیتے ہیں۔ ١٢

عہ سنا ہو کہ مریدوں سے اکثر یہ کام لیا جاتا ہی جس پر چشم دید شہادتیں موجود ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ١٢ اسعہ ابھی تازہ واقعہ ہی کہ رنگون میں جب اچانک حضرت امام اہلسنت مجدد مائہ حاضرہ مولٰنا احمد رضا خانصاحب ظلہ کیخدمتیں آیا کہ اشرفعلی مناظرہ کیلئے تیار ہی آپ تشریف لائیے اعلانکار فرمایئے جوابدیا گیا کہ ہم مدتسی مناظرہ کیلئے تیار ہیں اشرفعلی فرار دل وہ عالم بھیجتا ہوں کہ اشرفعلی سے بھری دستخطی تحریریں اور شرائط مناظرہ طے کریں پھر اگر ضرورت ہوگی تو میں ا[illegible] جواب دیجئے۔ رنگون سے تین تار آئے کہ عالموں کو بھیجیے اشرفعلی تیار ہے چنانچہ ١٥ جنوری ١٩٢٠ء کو علماء کرام ریل روانہ ہوئے اور ١٦ کو کلکتہ پہونچے یہاں سُنا کہ ١٨ کو اشرفعلی کلکتہ آئیگا۔ مولٰنا امجد علی صاحب مولٰنا عبد العلیم صاحب کلکتہ خبرگیری کیلئے ٹھہر گئے باقی حضرات رنگون روانہ ہوئے وہاں سے اشرفعلی پہلے ہی بھاگا۔ کلکتہ میں جب دیکھا کہ علماء موجود ہیں تو یہاں بھی نہ ٹھہرا نہ علماء کرام کی تحریر کا جواب دیا۔

تھانوی تک ساکت وصامت صنم اکبر بنے رہے بہتیرے اپنے مقر کو پہونچے جو بچے وہ زندہ درگور بن گئے کیا واقعی آپ وقعات السنان اور ظفر الدین الجید اور ظفر الدین الطیب وغیرہا کتب اہلسنت وجماعت کی جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہی تو ہم نہایت زوردار لب ولہجہ میں آپکو اس خیال پر استقامت کی ترغیب دلاتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ نہ صرف آپ مع اتباع بلکہ کسی دیوبندی میں اتنی سکت نہیں کہ سالہا سال کے تصانیف اہلسنت کا واقعی جواب دے سکے۔ خود دیکھ لیجئے کہ اگر کسی وہابی دیوبندی میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو آج بجائے جوابدینے کے سائلانہ رنگ میں نمودار ہوتے اسکو یاد رکھیے کہ اگر تحریری ... کا خدانخواستہ بیجا ادعائی تخیل ہے تو اب قلم اٹھے تو پہلے اعتراضات قاہرہ سے سبکدوشی کی فکر کیجائے ورنہ دوسرا جواب دین ودیانت تو نصیب اعداء اگر غور فرمائے تو عقل وانسانیت کو جواب دے باوجودیکہ بجائے تحریر جوابات کی ہمارا کام صرف نقل اعتراضات[ع] ہے اور تنزلاً باوجودیکہ ادائے حق افتا کو بس تھا کہ ہاں نہیں جو ابھیں لکھ دیا جاتا مگر از انجا کہ مولوی محمد علی صاحب کی میزبانی کا خیال ہے بہر رنگ زمانہ شاہد کہ اکثر لوگ سہواً بلکہ قصداً براہ تغلیط وتلبیس فریب مکر سے کام لیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اگرچہ اجمالاً مگر تقریباً ہر شعبہ مسئلہ پر روشنی ڈالی جای کہ من لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل چنانچہ قولہ کے بعد اس تحریر وہابیہ دیوبندیہ کی عبارت اگرچہ مولوی محمد علی صاحب یا اون کے مریدوں پیر دونہا ہی کی ہو اور اقوال کے بعد اوس کا قاہر رد اور مولوی محمد علی صاحب سے اپنی گذارش لکھتا ہوں۔ وہابیو! سنو اور گوش ہوش سے سنو

ع: جو مطبوعہ رسائل میں سالہا سال سے وہابیوں پر قرض ہیں جن سے مولوی محمد علی صاحب غافل نہ ہو جواب دیتے وقت اون پر نظر ڈالئے یا رسالہ میں جو دکھتی رگ پر نشتر ہے اوسے فراموش کر جانا اور کسی معمولی بات کو لے اڑنا یہ مکاروں کا کام ہے اطلاعاً عرض ہے ۲

سے سنو اور کچھ بھی ادعائے انسانیت ہو تو ہمیشہ کیلئے منہ پر اپنے مہر سکوت لگا لو۔

وھو ھذا

قولہ سوالات مندرجۂ ذیل کا جواب تعیر کا نمبر وار عنایت فرمایا جاوے ہم لوگوں کو مثلہ جواب طلب میں تردد ہے۔ دیہہ بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہہ سب مسائل ضروریات دین کے یا نہیں اور بغیر اسپر عقیدہ رکھو اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں ٹکٹ جواب کے لئے خدمت والا میں ارسال ہے۔

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الیٰ ذری التحقیق قطع نظر اردو لٹریچر کی خوبصورتی سے اور قطع نظر اس بدحواسی سے کہ یہہ کہکر "کہ یہہ سب مسائل ضروریات دین کے ہیں یا نہیں" پھر سوال نمبر ۲ میں دہر گھسیٹا کہ "مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں" اور قطع نظر اس جہالت سے کہ ابتک اتنی خبر نہیں کہ جو مسائل ضروریات دین سے ہیں اوسپر عقیدہ نہ رکہنا کفر ہے جبھی تو لکھہ مارا کہ "اور بغیر اسپر عقیدہ رکھے اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں"۔ ان سب امور سے قطع نظر یہاں کہنا یہہ ہے کہ ابتک باوجود ادعائے مولویت آپکو یا آپکی تعلیم کے بدولت آپکے مریدوں معتقدوں کو مسائل اعتقادیہ میں تردد ہے۔ اور کون مسائل؟ العیاذ باللہ تعالیٰ ان مسائل میں تردد ہے جن کے ضروریات دین ہونے نہ ہونے کو پوچھا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب۔ یہہ تو آپکے مشہور کردہ علم کے شایاں نہیں کہ آپ یا آپکے تعلیم یافتگان اتنا بھی نہ جانتے ہوں کہ فلاں عقیدہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں ہاں تو بہت بعید نہیں سے یہہ امر مستبعد نہیں کہ مسائل ضروریات دین پر عقیدہ نہ ہو بلکہ اونمیں تردد ہو مگر کیا نہیں دیکھا کہ فقہ اکبر امام اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ وشرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ ص ۲۹ میں ایک عقیدہ ضروریہ بیان فرماکر فرمایا کہ جس نے اسکا انکار کیا او وقف فیھا او شک فیھا فھو کافر باللہ تعالیٰ

یاجس نے اسمیں توقف کیا یا اسمیں شک کیا تو وہ کافر ہے۔
مسلمانو! پیارے سُنی بھائیو! اس عبارت کو دیکھو اور سمجھو کہ کیسا صاف وصریح اقرار ہے کہ عقائد ضروریہ میں وہابیہ دیوبندیہ کو انکار بصورت تردد ہے۔ اب ایسوں کے استفتیان اور خطابات کے عطا کنندگان کیا وہ یہہ چاہتے کہ یہہ لکھدیا جاتا کہ ہیں عقائد اسلام سے جاہل بلکہ اوسمیں متردد بلکہ اوس کا منکر ہوں والعیاذ باللہ تعالٰی منہ

یہیں سے ظاہر کہ اگرچہ سائلانہ جامہ پہنا گیا مگر بدمذہبی نہ چھپ سکی کیونکہ ضروریات دین کیا ضروریات عقائد اہلسنت میں بھی تردد کرنے سے دامن اہل سنت جماعت بعونہ تعالٰی پاک ہے۔

قولہ ۱۔ نماز پنجگانہ میں قصہ معراجکو بوقت التحیات پڑھنیکے خیال کرنا ضروری ہے یا نھیں۔ اقول دبتوفیق اللہ احول۔ مولوی محمد علی صاحب اتنا تو آپ کو بھی پسند ہوگا کہ سیدھے سادھے لفظوں نیں دنیا کو فریب دیکر دل ہی دلمیں کوئی خوشش ہو ہاں گمراہی دیوبندیت سے یہہ دور نہیں کہ مکر و فریب فتنہ توھب کی پہلی سطر ہے۔

سُنی بھائیو! دیکھو کہ آج سے پہلے اسی مسئلہ کو دہلوی جی نے کن لفظوں میں ظاہر کیا تھا پھر جب اہلسنت جماعت کے شیر اللہ حملے ہوئے تو آج کیسی بدحواسی چھائی ہوئی ہے۔ مگر الحمد للہ تعالٰی کہ وہابیوں کی ہندی چالوں سے مسلمان واقف ہو چکے ہیں اور شجر خبیث وہابیت کے سارے پتے گن چکے ہیں۔ بولے اور گئے ہلے اور کٹے۔

سب سے پہلا کفری بول صراط مستقیم دہلوی ص ۹۵ میں یہہ ہے کہ "صرف ہمت بسوے شیخ وامثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از

برگزیدگان دیو بندی کی بدحواسی

دیوبندی کی بدحواسی

استغراق درصورت گاؤ و خرخود ہست کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسوید
ائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی میبود ونہ تعظیم
بلکہ مهان و محقر میبود و ایں تعظیم واجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک می
کشد" یعنی نماز میں پیر اور دیگر بزرگان دین بلکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال کہیں زیادہ برا ہے گائے گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے
کیونکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال عظمت سے آئیگا اور گاؤ خر کا خیال بلا
عظمت ہوگا۔

اور یہ دہلوی تعظیم رسول کا دشمن دیکھ نہیں سکتا کہ مسلمانوں کے قلوب عظمت
رسالت سے مالا مال ہوں۔ غرض ساری عداوت تعظیم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
سے ہی لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں نے
اعتراض کیا تو کلمہ گویان دہلوی جی نے تاویلات رکیکہ کی راہ ڈھونڈھی۔ سنا ہے
کہ بعض مفتی کی روٹی کھانے والے جنکی آنکھوں پر دین و مذہب کیطرف سے
چربی چھا گئی ہے اپنے نزدیک بڑا لطیف نکتہ ایجاد کیا ہے کہ اس عبارت میں چند
الفاظ ہیں صرف ہمت۔ استغراق۔ خیال اور ہر ایک کے معنی جداگانہ ہیں دہلوی
صرف ہمت بسوی شیخ وغیرہ کو برا کہتا ہے جسکے معنی ہیں گویا عبادت کرنا اور یہ امر
قطعاً برا ہے لہذا برا کہا۔ خیال کو رسول کو برا نہیں کہتا۔

کوئی ان آنکھوں ہوتے اندھے سے کہو کہ کیا تجھکو نہیں سوجھتا کہ اس خرابی صرف
ہمت بسوئے شیخ وغیرہ کی دلیل وہ خانہ خراب خود بیان کرتا ہے کہ "زیرا
کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد" دیکھ کہ اسی
لفظ صرف ہمت کی جگہ لفظ خیال استعمال کرتا ہے اور متعدد الفاظ سے عبارت
آرائی ہی دکھاتا ہے نہ کہ معنی میں جدائی دیکھ کہ وہ صراحۃً عظمت رسالت کی مخالفت

دہلوی کو عظمت رسالت سے دلی عداوت ہے

اعتراض کا جواب

کرتا ہے دیکھ کہ وہ شرک فروش تعظیم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرک
کہتا ہے اور دیکھ کہ وہ . . . مغزہ استغراق درصورت گاؤ و خر کو اچھا سمجھتا
ہے جسمیں طلب و کوشش کی شان پائی جاتی ہے دیکھ کہ جو رکیک تاویل تیرے
نزدیک تھی اعلیٰ و افضل گدھی اور وہ بھی قعر جہنم کو پہونچی ۔ ایسی خواہ مخواہ کی
سخن سازی نواساز و جوڑی ساز کا شیوہ ہے ۔ بعض پیروان دھلوی
کہہ اوٹھتے ہیں کہ یہہ کلام اوس نے بقصد توہین نہیں لکھا ۔ گفتگو تاکید اخلاص
میں ہو مگر یہہ بناوٹ بھی اوسی نابینائی پر موقوف ہے لن یصلح العطار ما افسد
الدھر قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر ہوگا تو کیا کوئی وحی اوتریگی کہ فلاں کا دلی
ارادہ یہہ تھا اور یہہ سوق کلام بغرض توہین کو کس پسے لازم کیا ؟ کیا خاص جب
توہین اللہ و رسول جل و علیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گفتگو ہو تو توھین کرنا
توہین ہے ورنہ باتوں باتوں جتنی گالیاں چاہو دیکر اللہ و رسول جل و علیٰ و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں مُنہ کالا کرو ۔ یہیں سے ظاہر کہ عظمت الوہیت
و رسالت ان وہابیوں کے دلمیں نہیں رہیگی حضور کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اوسیطرح
طرح کی شاخیں نکالتے ہیں ۔ شفا شریف صفحہ ۲۳۰ تقدم الکلام فی قتل القاصد
بسبه الوجه الثانی لاحق به فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب
والازراء ولا معتقد له ولکن تکلم فی جهته صلے اللہ تعالی علیه وسلم
بکلمة الکفر ما هو فی جهته صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم نقیصة مثل ان یأتی
بسخفه من القول او قبیح من الکلام ونوع من السب فی جهته صلے اللہ تعالیٰ
علیه وسلم وان ظهر بدلیل حاله انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه اما

عــہ اور جو بعض ارزانی غلہ کے سبب مدعی سیادت ہیں اون کے جواب میں آیہ مبارکہ انه لیس
من اهلك کی تلاوت کافی ہے وعلیه الاجماع وهو حجة عند اهل الحق ۱۲

لجهالة او ضجر او سکر او قلة ضبط للسانه او تهور فی کلام فحکمہ هذا حکم الوجه الاول القتل من دون تلثم اھ مختصر العینی اوسکا حال تو پہلے معلوم ہوچکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسیطرحکی روشن وظاہر یہہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اوس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اوٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح تنقیص بولے اگرچہ اوس کے حال سے ظاہر ہو کہ اوس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بکدیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بھی بعینہ پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔

اور انصاف کیجئے تو اس عبارت خبیثہ میں کسی صحیح تاویل کی گنجائش ہی نہیں۔ کیا جناب مولوی صاحب! آپ ہیں اتنا کہنے دیں گے کہ صرف ہمت کسو چہرۂ و پیشہ نسد ہانا مراد و بد ہا بے بنیاد و ٹیچر ملا اگرچہ مولوی جی باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت خنزیر و خر است۔ نہیں نہیں آپ کیا اجازت دیں گے آپ اور آپکے اتباع نے محض طلب اجازت پر کتنے بل کھائے ہیں حرام غصہ جن کیطرح سر پر سوار ہو گیا ہے اور یہہ کیوں؟ اسلیئے کہ اپنی شخصیت دربار رسالت سے بڑھی چڑھی نظر آتی ہے قاتلھم اللہ انی یؤفکون۔

خود دہلوی جی ان بناوٹوں تاویلوں سخن سازیوں کا ڈربہ جلا گیا ہے۔ کہتا ہے "تقویۃ الایمان" یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں۔ کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ"

اب تاویلات رکیکہ میں جھک مارنے والونسے کوئی کہے کہ خود دہلوی جی تمہاری ایک نہیں سنتا ہاں یہہ کہہ سکتے ہو کہ بے ادبی باپ اور بادشاہ کی ممنوع ہے کہ وہ باعظمت ہیں اور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تو وہابیہ کے طور پر زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی بلکہ ایک معمولی بشر سے کم تعریف کے مستحق ہیں اونکی عظمت شرک ہے لہذا وہاں شق بدزبانی میں کچہہ حرج نہیں لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

غرض جب تاویلات کا دروازہ بند پایا تو مسئلہ توہین کو چھوڑ کر براہ مکاری اس پر آرہے کہ خیال رسول نماز میں جائز ہے یا نہیں جائز ہے بلکہ شرک ہے۔ اس خیال سے کہ دروغگو را تا بخانہ باید رسید حضرات علماء کرام اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم نے سمجھا دیا کہ جائز ہے عبادت کو اس سے جلا ہوتی ہے دیکھو کہ عرش کے مالک نے اپنی عبادت نماز میں التحیات پڑھنا واجب کیا اور اس میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

ح۵ تقویۃ الایمان ص۶۰ اولیا وانبیا امام وامامزادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اون کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے دیکھو کہ بڑائی کچہہ عمر کے سبب نہیں دیتا یا خاندانی بڑائی نہیں بیان کرتا بلکہ بحیثیت انسان ہونیکے بھائی اور بوجہ اُن کمالات تقرب وخصوصیات تقرب کے جو انبیا علیہم السلام کو حاصل ہے بڑا بھائی کہتا ہے۔ اور انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں جو سخن سازی کی ہے اوس کو نہیں مانتا۔ ۱۲

ع۵ کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو بھی کرو سو اون میں بھی اختصار ہی کرو (تقویۃ الایمان ص۶۳) پہلے حدیث نقل کی پھر ترجمہ کیا جسمیں حضور نے اپنی نعت میں مبالغہ کرنے یعنی اپنے کو خدا کہنے سے منع فرمایا ہے پھر ف لکھکر یہ فساد مچایا کہ بشر تو بشر اوس سے بھی مختصر تعریف کرو گویا اوس کے طور پر معاذ اللہ جانور کہا جائے لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ علیہ ۱۲۔

ص۵ صراط مستقیم کی عبارت سے بہی اوسکا ثبوت گذرا اور تقویۃ الایمان کی تو یہی غایت ہے ۱۲۔

للعہ نماز کی قید کمینے خواہ مخواہ لگائی حالانکہ صراط مستقیم میں لفظ عبادت ہے جسمیں نماز وتلاوت قرآن اذان ذکر کلمہ طیبہ سب داخل ہیں کہیں بہی حضور کا خیال ہو اور دہلوی کے آگ لگی۔ ۱۲ ...

پڑھنا لازم کیا۔ کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال کرنیکا حکم نہیں ہوا۔ اور بیشک خیال رسول جب آئیگا باعظمت و جلال ہی آئیگا کہ اس جناب کے تصور پاک کو عظمت و جلال لازم بالمعنی الاخص ہے ایک وہابی کو اتنا کہدینا آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی معاذ اللہ مشرک ہے۔ کہ شرک اون کے طور پر امور عامہ سے ہے جسکی حقیقت رسالہ مبارکہ الامن والعلی کے مطالعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں کو ایسے کھلے فقروں کے بعد فریب دینا آسان نہیں تھا لہذا سوجھی تو یہہ سوجھی کہ التحیات پڑہنا واجب سلام عرض کرنا اور سرکار رسالت کا رکعات نماز میں نام لینا لازم ہے مگر یہہ کہاں سے ثابت کہ تصور رسول کرنا شرک نہیں ہے؟

ان عقل کے پتلوں کو اتنا کون سوجھاتا کہ نماز میں جن چیزوں کے پڑہنے کا حکم ہے وہ مجنوں کی بڑ اور پاگل کی بکواس نہیں ہے اوس کے معنی پر غور کرنا اوس سے متاثر ہونا مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ اور ان بدحواسوں اور کج فہموں کو کون سمجھاتا کہ تصور طرفین عقد قضیہ کیلیے شرطا اور کم از کم شرطا ضروری ہے۔ اور ان دین کے دشمنوں کو کون بتاتا کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت ایاک نعبد وایاک نستعین کے گذارش کیوقت اھدنا الصراط المستقیم کی عرضی کے وقت کتنی اخلاص کی ضرورت ہے۔ اور ان جاہلوں کو کون سکھاتا کہ تم التحیات کو کیا کہتے ہو خود الحمد شریف میں تمام صلحا و شہدا و صدیقین وانبیا کے تصور کرنے کی تعلیم ہے۔ پڑھو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یا اللہ ہم کو سیدھے راستہ پر چلا اون کا راستہ جن پر تونے نعمت فرمائی ہے نہ کہ گرفتاران غضب اور گمراہوں کا راستہ۔ وہ منعم علیہم کون ہیں؟ قرآن کریم میں فرماتے ہیں من النبیین والصدیقین

والشہداء والصالحین انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں۔
نہیں نہیں پہلے اھدنا الصراط المستقیم میں خیال نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعلیم خاص ہے۔ یہہ میں خود نہیں کہتا دہلوی جی کے امام جد امجد شیخ طریقت اونکے ممدوح اونکے نزدیک صاحب وحی باطنی[ع] یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فتح الخبیر مطبوعہ مصر ۱۳۹۵ھ کے صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ صراط مستقیم کتاب اللہ ہے اور کہا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔
اب کچھ جگر ہے تو کہو کہ اے شاہ ولی اللہ صاحب آپ مشرک اور آپکو مانکر اچھا جانکر قبلہ و کعبہ بناکر اسمٰعیل دہلوی مشرک اور اوس کو مانکر امام بناکر ہم سب اسمٰعیلیان دہلوی مشرک یہہ ہے اقراری شرک کا بھاری پتھر کذلک العذاب و لعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون جب اسطرحکی بحر گفتگو وہابیوں کی طرف سے ہوئی تو باوجود ناقابل جواب ہونیکے وہی درونگو راتا بخانہ کا لحاظ کر کے علماء اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم نے کرم فرمایا اور ثابت کر دکھایا کہ ہاں ہاں خاص التحیات میں وقت عرض سلام کے تصور پاک کا حاضر کرنا ہمارا مذہب ہے۔
دیکھو احیاء العلوم ج ا۔ صفحہ ۹۹ مطبوعہ لکھنؤ میں فرمایا۔ احضر فی قلبک النبی صلی اللہ

ع۔ بلکہ صاحب وحی تشریعی و امام معصوم شاہ صاحب کو صراط مستقیم میں لکھا ہے جو کسی غیر نبی کو لکھنا کفر ہے ۱۲۔ صحیح ایسے موقع نہیں وہابیہ دیوبندیہ کیجانب سے مختصر سا جواب یہہ ہے کہ واقعی ایسی باتیں شرک ہیں اگلے پچھلے سب مشرک ہیں مگر شاہ ولی اللہ صاحب وحی تشریعی ہیں اور وحی کیا محکم متشابہ ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں اون کے کلام میں یہہ متشابہات سے ہے ما یعلم تاویلہ الا الشاہ ولی اللہ والراسخون فی التوھب کالمولوی اسمٰعیل یقولون امنا بہ کل من عند جدنا و ما یذکر الا حزب ابن عبد الوہاب ۱۲

تعالی علیہ وسلم د شخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ

ترجمہ التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ و ۱۳۰ ۔ سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیھم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ ۔

ترجمہ میں نے اپنے شیخ وسردار علی خواص رحمہ اللہ تعالی کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنیکا اسی لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ بیٹھتے ہیں اونھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں ۔

ایک وہابی کو یہہ کہتے کیا دیر لگیگی کہ سارے ائمہ اسلام واولیاء کرام معاذ اللہ مشرک تھے لہذا اسمٰعیل دہلوی کے جد امجد اور اون کے قبلہ وکعبہ وصاحب وحی باطنی ہی کی سنو شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبع صدیقی ص ۲۱۰ میں فرماتے ہیں ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اوس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اون کا ذکر پاک بلند کرنے اور اُنکی رسالت کا اقرار ثابت کرنے اور اون کے حقوق سے

ایک ذرہ ادا کرنے کیلیئے
ہے کوئی وہابی دیوبندی گنگوہی نانوتوی تھانوی انبٹھوی مونگیری
سنٹرل جیلی قیدی میں اتنا جگر کہ دل کرا کرکے کہدے کہ اے شاہ ولی اللہ
صاحب جو خیال کہ بدترین خیال ہے اوس کو بلندی ذکر و اقرار رسالت کی دلیل
بتا کر ہمارے انکار رسالت کے راز کو فاش کرکے آپ تو ہو گئے مشرک اور
دہلوی جی آپ کو مسلمان سمجھکر بلکہ قدوہ ارباب صفا و صاحب وحی کہکر خود
مشرک ہوگیا۔ اور ہم اوس دہلوی کے امتی بھی اسی بلا رشرک میں گرفتار ہو گئے
یہہ ہے اقراری شرک کا بوجھل پہاڑ کذٰلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو
کانو یعلمون بعض جاہل اس موقع پر کہہ اوٹھتے ہیں کہ فقہ کی کوئی کتاب کھاؤ
اور تو کیا کہوں مگر ان جاہلوں کو شرم نہیں آتی کہ فتوی شرک اسی برتے پر
دیا تھا کہ فقہ میں یہہ مسئلہ ان کے نزدیک نہیں ہے لہذا آنکھیں بند کرکے دہلوی
کی للاج میں ایسے اندہے ہوے کہ خود اوسی کو مشرک کہنا پڑا۔ کوئی ان مکاروں سے
کہدے کہ مبحث نہ بدلو ہوش سے کام لو جو شرک ہو وہ فقہ ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ

ع؎ اگرچہ وہابی شیطان کو شریک الوہیت سمجھے جیساکہ براہین قاطعہ میں اسپر زور دیا ہے یہ
وہابیوں کا کام ہے کہ ایک جگہ تو کسی بات کو شرک کہے دوسری جگہ اوس کو ایمان بتائے۔ مشتے نمونہ
ایک مثال حاضر کردوں اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان ص۵۹ کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے
سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اوس کو نہ دیکھوں (الی قولہ) اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی
باتوں سے۔ اور خود صراط مستقیم ص۱۲ میں لکہتا ہے از جملہ آں شدت تعلق قلب ست بر شد خود بتعلق
یعنی نہ بآں ملاحظہ کہ ایں شخص ناوداں فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت ؛ دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق
ہاں میگرد و چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمودکہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید
ہر آئینہ مرا با و التفات درکار نیست ۔
یا تو کہنے والا مشرک اور اون سے خدا کی پناہ اور یا کہنے والے اکابر مقتدیں ہیں یہ کہ وہابیوں
کی شریعت اپنے گھر کی ہے دوسرا کرے مشرک اور خود کیہ کریں ہٹے کٹے مسلمان بنے رہیں تھانوی جی
زیور بہشتی میں فال کو منع کرتے ہیں اور الامداد میں لکھا کہ اپنے نکاح کیلئے خود دیکھا تف این زمیں و مذہب ۱۲

شرک ہے۔ شرک وکفر بکنا نہ کلام میں جائز نہ تفسیر میں روا نہ اصول میں حلال نہ تصوف میں مباح۔ تم تو خیال پاک کو شرک کہتے ہو اب شاہ ولی اللہ صاحب کا نام سنکر کیوں بدکتے ہو۔

ہاں یہہ تو ہب کی بدقسمتی ہے کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار میں ہے کہ التحیات میں عرض سلام انشاء کرو نہ کہ حکایۃً یعنی یہ سمجھو کہ اس وقت عاجزانہ بکمال اعزاز واکرام دربار رسالت میں سلام عرض کر رہے ہو۔

اب بولو کہ اے فقیہو! تم بھی مشرک ساری دنیا مشرک اسلام کا ہر مسئلہ شرک جو تعظیم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کرے سب مشرک قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

اس بے پناہ دار وگیر کو دیکھ کر قید یان توہب کو اب کالی کوٹھری کے اندھیرے میں یہہ دور کی سوجھی ہے کہ "نماز میں قصہ معراج کو بوقت التحیات (جانے کیا چیز) پڑہنے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں" اور پھر اسے ضروریات دین مراد لیا ہے ان مدعیان علم کو اتنی بھی خبر نہیں کہ عقائد کے اقسام سے ضروریات دین ہیں یا اعمال کے خیر ان جہالتوں سے قطع نظر اب جناب مولوی محمد علی صاحب آپ ہی فرمائے کہ ائمہ وفقہا تو ذکر پاک وتصور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت التحیات میں کیا کچھ بیان فرما رہے ہیں تو آپکے سوال کا جواب کیا ہوا؟ اچھا سنیے کہ جسطرح التحیات میں زید نے اگر تصور پاک نہ کیا نماز اگرچہ ناقص مگر ہو گئی اسیطرح لاریب کہ جس نے تصور پاک کی نورانیت سے نماز کو جلا دی اوس کو حلاوت عبادت حاصل ہوئی۔ ہاں وہ جو اس پاک تصور کو گدہے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر کہتا ہے یعنی دھلوی جی وہ قطعی کفری بول بولتا ہے۔ اور جو اس کفر کو ہلکا سمجھتا ہے تاویلات رکیکہ کی راہ ڈہونڈتا ہے اوس کو حق ثابت کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے جیسا کہ آپ اسی لئے تقریباً دو سال سے پہلے

بمقابلہ اہلسنت وجماعت آئے تھے بیشک ادسی قائل کیسا تھہ ہے اور یہی اصل موضوع بحث ہے جس سے اڑان گھائی دکھانا آپ کہدیجئے کہ سخت بیحیائی ہے (نوٹ) واقعہ معراج کو قصہ لکھنا سخت بیباکی وجہالت ہے۔

قولہ ۲ جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ والسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم الغیب ہے عالم للغیب کہنا ضروریات دین سے ہے آیا نہیں

اقول بتوفیقہ تعالیٰ وتوفیقہ جل وعلیٰ جناب مولوی محمد علی صاحب ان سب سے کہدیجئے کہ ایسے مکروفریب کے شوشے اپنو تمیں چلتے رہتے ہیں۔ شیران حق کیسامنے ایسی روباہی کے جل دکھانا اور ایسی مکاری پیش کرنا جو بظاہر نظر زبر ہوا وس کو زیر کروانا ہے۔ بہتری اس میں تہی کہ مناظرہ بھاگل پور کو یاد کر کے ایسی چُپ اور پوشیدہ بیٹھتے کہ اس جماعت کی بڑی سی بڑی کو ٹھی کو لوگ قبرستان کہتے معلوم ہوتا کہ قیدخانہ تو ہے کہ ہر گرفتار سولی چڑھا دیا گیا۔ کہئے کہ لوگو! ہوس مناظرہ سے اب تک توبہ توبہ زبان پر جاری ہے۔ خیر اس سے پہلے تو زبانی جوجا ہا بکدیا اب جنم کا ٹیکا تحریری جہالت قابل شرم ہے ولکن اکثرهم قوم لا یعقلون میں یہہ نہیں کہتا کہ سردار کو سردار یا خداوند عالم کے بعد ۔ کیا وہ گھسیٹا ہے کہ گمراہوں نے اہلحق کے مقابل اس سے زیادہ بدحواسی دکھائی ہے۔

کہنا یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگرچہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جس سے انکار کی کسی میں جرأت ہوتی۔ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا مسلمان جانتا ہے کہ حضور نے قبر وحشر کے حالات برزخ کے تمام واقعات جو کچھ بیان فرمائے سب غیب کی باتیں ہیں کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو ایمان بالغیب کا حکم دیا گیا ہے اور ایمان کا مرتبہ علم کے بعد ہے مگر ایک دشمن اسلام کو ان کھلی ہوئی باتوں پر توجہ کرنا کیا ضرور کہ من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

دھلوی جی امام الطائفہ اس مسئلہ میں یوں رزکرتے ہیں کہ" پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اون کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صـ) معاذ اللہ اس جرأت کو دیکھئے کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا سے مانے جب بھی شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت غیر خدا کیلئے ثابت کرنا ہے (کما ھو مشھور فیما بینھم) تو اوس کے طور پر اللہ تعالیٰ کا علم بھی کسی کی عطا سے ہے جب تو دوسرے کیلئے عطائی ماننا شرک ہوا۔

سرکار رسالت کی عداوت میں دربار الوہیت کو بھی نہ چھوڑا سچ ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ - جب علماء اہلسنت وجماعت نے اس خباثت کی خبر لی تو طائفہ نے واقعات جزئیہ احادیث سے تلاش کرکے یقینی طور پر حکم لگا دیا - کہ فلاں بات کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم نہ تھا - آیات قرآنیہ میں سے چند آیتیں جنمیں علم غیب الٰہی جل وعلی کا ذکر ہے دیکھیں اور دوسری آیتوں سے جنمیں علم غیب نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا بیان ہے آنکھیں بند کرلیں - خوارج کیطرح ان الحکم الا اللہ حکم نہیں سوا اللہ کے لئے اس کی تلاوت کی اور آیہ مبارکہ فابعثوا

عـہ حالانکہ کتب عقائد میں ہے کہ لا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادیات بالخصوص جب کہ نصوص کے خلاف ہو خود انبیٹھوی عقائد میں نص قطعی کا مطالبہ کرتا ہے مگر یہ سب کچھ دربار رسالت کے لئے شیطان کے لئے اونہیں حدیث کافی ہے اور توہین دربار رسالت کے لیے حدیث احاد مفید ظن وہ بھی بر بنائے ظن فاسد باوجود اسکے مخالف نص قطعی ہونیکے وہابیوں کے لئے کافی ہے - جب دیکھو غلط صحیح حدیث پڑھکر قرآن کا رد کرتے رہتے ہیں ۱۲

عـہ بعض مرجوی تخمی اس سوتعبیر خوارج کی تائید میں کہتے ہیں کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے خوارج کا ثبوت زبردست تھا کیونکہ پہلے آیت میں حکم دینی مراد ہے اور دوسری میں دنیوی ان نافہموں کے نزدیک اپنے مطلب کے وقت عادات ومعاشرت ومناکحت کو دین سے کچھ تعلق نہیں اور جب سلسلۂ شرک کا فتویٰ دینا ہوا تو اشراک فی العادۃ بھی ذکر کر ڈالا - دیکھو تقویۃ الایمان

حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ایک حکم مرد کیطرف سے بھیجو اور ایک حکم عورت کیطرف سے اسکا تذکرہ بھی نہ کیا۔ قرآن کریم میں بیسوں جگہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے صفات بیان فرمائے اور پھر اپنی عطا سے اپنے بندوں کے لئے بھی ثابت فرمایا۔ مگر ان ایک آنکھ والوں نے ایک کو مانا دوسرے سے انکار کیا۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ ان اگلے پچھلے وہابیہ دیوبندیہ کا وتیرہ یہی ہے اس دجالیت کو علماے اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم نے دیکھکر عقیدہ حقہ کی تشریح فرمائی کہ عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے دو جزو ہیں ایک یہ کہ آپکو علم غیب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے بغیر تعیین مقدار کے اتنا ضروریات دین سے ہے اسکا منکر کافر ہے دوسرا جزو علم ماکان ومایکون ہے کہ گمراہوں نے مرض توہب کے سبب اس سے سخت انکار کیا ہے اور یہاں تک جرأت کی ہے کہ ابلیس ملعون کے علم کو نص سے ثابت مانکر حضور اقدس اعلم الخلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو اوس ملعون کے علم سے گھٹایا اور صاف کہدیا کہ شیطان وملک الموت کو یہہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ) اس خباثت کو دیکھیے کہ شیطان کیلئے صرف نص ہونا کافی ہے اور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نص قطعی کی ضرورت ہے اور اس کفر کو ملاحظہ فرمائے کہ شیطان کیلئے وسعت علم ماننا ثابت ہے اور فخر عالم کیلئے وہی وسعت مانو تو شرک ہے۔ حالانکہ جو صفت غیر خدا کیلئے ماننا شرک ہے وہ ہر جگہ شرک ہے۔ خواہ وہ غیر کوئی ہو۔ تو اوس کے طور پر شیطان شریک الوہیت ہے۔ یاد رہے کہ تنقیص شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ گستاخی دربار الٰہی

---

۵ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال کانا ہوگا۔ ۱۲

جل وعلی تک لیجاتی ہے اسی لئے علماء حرمین طیبین نے اس قائل پر کفر کا فتویٰ دیا کہ ہزار جل کھیلتا ہے مگر یہ دھبہ اور داغ نہیں چھوٹتا المہند میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ارتداد کا بُرا ہو بجائے اس کے کہ رکیک ہی مگر سخن سازی کرتا اس پر زور دیا کہ بیشک علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم علم شیطان سے کم ہے والعیاذ باللہ تعالی منہ اور اپنے نزدیک علم رسول گھٹانے کیلئے معلومات کی خرابی سے استدلال کیا ..... دھن نے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ کیڑے مکوڑے اور گندی چیزوں کا علم ابلیس ہی کیلئے مناسب ہے۔ حضور کے علوم شریفہ کی شرافت کا تقاضا ہے کہ ان چیزوں کا علم آپکو نہ ہو۔ اس نادان نے لکھ تو دیا اور اتنا نہ سوجھا کہ اس وسیلہ ذلیل کی بدولت تجھ کو علم الہٰی سے علم ابلیس کو بڑھانا پڑیگا کہ علم الہٰی اوس کی صفت ہے جسکی پاکی و شرافت تو غیر خدا کے علوم سے بہت بڑھی ہوئی ہے لہذا گندے معلومات سے وہ بھی متاہل ٹھہرا سچ ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ سبحان اللہ عما یشرکون۔

اس ناسمجھ کو تو اتنا بھی نہیں معلوم ہے کہ شے ذلیل کا علم ذلیل نہیں ہوتا۔ علم کسی شے کا ہو اچھا ہی ہے۔ کیا نہیں سُنا کہ علم شے بہ از جہل شے۔ کیا کسی انسان کیلیے باعث نضیلت نہیں کہ تحقیقات اطبا و تدقیقات فلاسفہ و تنقیدات اہل اورباؔ و احساسات حیوانات و خفیات اسرار کائنات و واقعات جمیع موجودات وحالات کرہ ارض و سمٰوات کو جانتا پہچانتا ہے ہر عاقل اس کو مدح کہیگا بشرطیکہ انیٹھو کی ہوا نہ لگی ہو۔

اب وہ بے علم دیکھے کہ جن معلومات کا اوس نے تذکرہ کیا ہے وہ انھیں کلمات مدح میں داخل ہیں یا نہیں اور وہ اسی مدح کو ابلیس کے لئے مانکر

عہ یوروپ کو عربی میں اوربا کہتے ہیں۔ ۱۲

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کمال[ع] کی نفی کر کے ابلیس کو شریک[بہت] ہو بناکر کافر ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔

اس انبیٹھوی نے تو عداوت رسول میں یہاں تک بکدیا کہ "شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں" (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) اول تو اس مدعی علم کو روایت وحکایت کی تمیز نہیں۔ پھر اس ڈھٹائی کو دیکھیے کہ شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم انچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ۔ کیوں جی کچھ آنکھیں کھلیں شیخ محقق جسکو بے اصل فرماتے ہیں بیحیائی کا برا ہو تم آنکھ سے آنکھ ملاکر اوسی کو اون کے سر تھوپتے ہو۔ درحقیقت بغض رسول نے وہابیوں دیوبندیوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اب ہے کسی وہابی دیوبندی انبیٹھوی گنگوہی تھانوی نانوتوی مونگیری اسکولی جنگلی آبخانی وا نیچانی میں کچھ کلیجہ وجگر کہ اس افترا کا جواب دے سکے۔ اور عبارت خبیثہ براہین قاطعہ کو مانکر ابلیس کو شریک الوہیت اور اوس کے علم کو علم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زیادہ نہ ہونا ثابت کر دے اور جب نہیں تو رسول پر افترا ائمہ پر افترا پھر سب سے بڑھکر اللہ و رسول جل وعلی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کی گستاخی کر کے اب سخن سازی سے کیا کام چلے گا۔

نسیم الریاض میں ہے۔ من قال فلان اعلم منہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عہ کون کمال؟ علم کہ نبوت کی حقیقت میں داخل ہے حق تعالیٰ اپنے محبوب کے لیے فرماتا۔ یعلمکم مالم تکونوا تعلمون نبی تم کو وہ سکھاتے ہیں جسکو تم نہیں جانتے تھے ۱۲

عہ کہ بغض رسول اور حب توہین رسول ایک ہی ہے۔ اور حبک الشیئ یعمی و یصم مشہور ہے ۱۲

فقد عابه ونقصه فهو ساب والحكم فيه حكم الساب من غير فرق لا نستثنی منه صورة هذا كله اجماع من لدن الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ترجمہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اوس نے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان ہا گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہے اور اوس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والا کا ہے اصلاً فرق نہیں اسمیں ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ سے ابتک برابر اجماع ہے — یہ تو گنگوہی اور انبٹھوی کی جدت تھی۔ تھانوی جی اشرفعلی بولے کہ ابلیس تو اس جماعت کا بہت بڑا عالم ہے اوس سے علم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم گھٹانا اوس کے قلب کو اتنی تنقیص دربار رسالت سے تسکین نہ ہوئی۔ لہذا صاف دہر گھسیٹا کہ "آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان مطبع مجتبائی دہلی ص ۷) اس نے پہلے تو علم غیب کی دو قسمیں کیں علم کل و علم بعض اور پھر علم بعض کی قسمیں علم کثیر و علم قلیل کو چھوڑ دیں کہ اوس کو تو دربار رسالت میں منہ کالا کرنا ہے اگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم کثیر مان لے تو زید و عمرو کے علوم سے تشبیہ کیسے دے سکتا۔ بجز

---

[1] گنگوہی جی براہین قاطعہ پر بطور تقریظ لکھتے ہیں۔ رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ بندہ ادلہ کے نزدیک یہ رد اور جواب کافی اور الزام و حجت وافی ہے پھر آگے چل کر انبٹھوی کی مدح خوانی کی ہے کہ تو مرا حاجی بگو یم من ترا حاجی بگو یم ۱۲

یہہ جان بوجھکر کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم کل مغیبات[عہ] نہیں جانتا کہتا ہے کہ جب حضور عالم کل غیب نہیں بلکہ یہاں "بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے" دیکھو صاف طور سے فضیلت علم کہ بہترین کمالات نبوت سے ہے اسمیں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تخصیص نہیں مانتا۔ مگر دشمنی کی آگ ابھی نہیں بجھی کہتا ہے "ایسا علم غیب زید و عمر کو حاصل ہے" اب بھی تسکین نہ ہوئی کہ بعض زید و عمر بہت بڑے پکے ہوتے ہیں۔ کہتا ہے "بلکہ ہر صبی و مجنون کو حاصل ہے" ابھی تک دل ٹھنڈا نہ ہوا کہ بعض صبی اپنی زیرکی سے بہت کچھ جان لیتے ہیں۔ بعض پاگل پڑھ لکھکر دلوانے ہو جاتے ہیں کہتا ہے بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اللہ اللہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے تو ایسا شدید انکار اور جب تنقیص و توہین دربار رسالت پر آگئے تو گدہے سور تک کیلئے علم غیب کو مان لیا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض پاگل کہہ اوٹھتے ہیں کہ یہاں بعض علوم کو علم رسول سے تشبیہ دی ہے نہ علوم بہائم وغیرہا کو۔ ان کم فہموں کو کون سمجھائے کہ بعض علوم کلی ہے جسکا ایک فرد علم رسول ہے۔ کلی کو فرد سے تشبیہ دینا دیوبند کی منطق ہے الانسان کزید آپ کی بولی ہے ہاں بعضیت علوم وجہ شبہ ہے مگر مشبہ اور مشبہ بہ وہی علم رسول و علم مجانین وبہائم ہے

مجھکو المہند کے متعلق یہاں کچھہ نہیں لکھنا ہے کہ خود تھانوی نے اپنی رسالہ بسط البنان میں اس کفر کی رجسٹری کردی اور بہت کچھ کفریات بکے ہیں (دیکھو

عہ کہ محیط ہو ممکنات و واجبات و ممتنعات کو ۱۲۔ عہ اور ذرا علم کی تعریف کی جائے کہ جس کے سلب کچھ نہیں تو کم از کم مولوی بزاخفش ومطلق خرزیہ ...... کہا جا سکے۔ ۱۲

وقعات السنان اور ادخال السنان) یہاں تو میں ایک مختصر سی بات عرض کروں کہ حفظ الایمان میں عقیدہ علم غیب کی بحث ہے اور علم غیب جس کے لیے ثابت کیا وہ بھی بطور عقیدہ ہے اور جس سے نفی کی وہ بھی بطور عقیدہ ہے تو علم غیب بہائم وحیوانات یہہ وہابیوں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ اور ثبوت عقیدہ کیلئے کیا چاہیئے؟ ابھی سن چکے کہ انبیٹھوی نص قطعی مانگتا ہے۔ خود گنگوہی جی وانبیٹھوی جی تصریح کرتے ہیں کہ "عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوس کا اثبات اوسوقت قابل[عـه] التفات ہو کہ قطعیات سے اوس کو ثابت کرے"

اب ہے کسی تھانوی وہابی دیوبندی انبیٹھوی مونگیری کو ہی جنگلی دریائی میں کچھہ ہمت وجگر کہ سور اور بھینس کا علم غیب نص قطعی سے ثابت کردے۔ اور جب نہیں اور یقیناً نہیں تو جمیع حیوانات وبہائم کا لفظ محض تنقیص شان رسالت ہی کیلئے تو دہر گھسیٹا ہے لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم غرض ان مرتدین کے نزدیک ابلیس ملعون کو علم غیب حاصل ہے بلکہ گدہے سور تک کیلئے یہہ عقیدہ ثابت مگر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کیلئے ماننا شرک ہے قاتلہم اللہ انی یوفکون۔

جب علمائے اہلسنت دامت برکاتہم کی اس بے پناہ دار وگیر سے بچاؤ کی صورت نہ نکلی تو اسیران کفر وارتداد کو مکر کی سوجھی اور فریب دینے کے لئے فقہائے کرام

[عـه] اے بیچے حدیث احاد اگرچہ خلاف نصوص قطعیہ نہ ہو پھر بھی غیر مفید بلکہ نا قابل التفات ہے اور جب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کمال کی نفی منظور ہوئی تو احادیث احاد سے تقویۃ الایمان بھردی بلکہ منگھڑت حکایت تک نہ چھوڑی اور صاف کہدیا کہ سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں ۱۲

کے اس ارشاد سے استدلال کیا کہ" جس نے نکاح کیوقت شاہدین بجائے انسان حاضر کے اللہ ورسول جل وعلی وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو شاہد بنایا وہ کافر ہے " کہنے لگے اگر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو علم ماکان ومایکون ہوتا تو اس گواہ بنانے سے کفر کیوں لازم آتا۔ ان مدعیان علم واجتہاد کے اس استدلال پر اہل علم وعقل جسقدر مضحکہ کریں بجا ہے۔ بھلا بتائیے کہ اگر اس وجہ سے کہ شریعت مطہرہ نے مجلس نکاح میں شاہدین کا حضور ظاہری اور اپنے جنس سے ہونا ضروری فرمادیا ہے۔ اور اگر اس حکم کی نافرمانی کرکے اللہ تعالی کو اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کسی نے شاہد بنایا اور اوسپر اس کے سبب بعض عہ فقہاء کرام نے کفر کا فتوی دیا تو اس میں عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا کفر ہونا کہاں سے نکلا۔ کیا وہابی یہ بھی کہدیگا کہ اللہ تعالی کو عالم الغیب کہنا بھی کفر ہے کیونکہ مجلس نکاح میں جو اوسکو شاہد قرار دے اوس کو فقہا نے کافر لکھا ہے ع بریں عقل ودانش بباید گریست ع

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

میں نے ناحق تعجب کیا حالانکہ اللہ تعالی عہ کا جاہل بالفعل ہونا اسمعیل دہلوی ظاہر کرچکا ہے کہتا ہے" غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہئے جان لیجئے یہہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے" یعنی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی غیب کو جب چاہے جان لے ابھی سب غیوب نہیں جانتا کہ اگر سبکو جانتا ہوتا تو ہن کے کیا معنی کہ" جب چاہئے جان لیجئے "۔ یہہ سب اس لئے کہ گستاخی دربار رسالت

عہ اور یہہ بھی یاد رہے الفتیا علی خلاف الجمہور جہل وخرق للاجماع جمہور کے خلاف فتوی دینا جہل ہے اور اجماع کو چاک کر ڈالنا ہے ۱۲

عہ قال اللہ تعالی ما اتخذ اللہ صاحبۃ ولا ولدا جب اللہ تعالی کے لئے صاحبہ نہیں تو صاحب اوس کو لکھنا سخت بیباکی ہے۔ ۱۲

کا نتیجہ توہین دربار الوہیت ہے۔ جب وہابیوں نے دیکھا کہ اس طرح بھی کام نہیں چلتا تو آج یہہ سوجھی ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے عالم الغیب کہنا ضروریات دین سے ہے یا نہیں۔"

وہابیو! سنو اور گوش ہوش سے سنو (جس سے تم محروم ہو) کہ لاریب اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے اور بیشک اوس نے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اب اگر سوال کا منشا یہہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کا رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر شریعت نے اطلاق کیا ہے یا نہیں اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ نہیں مگر اس سے پھولو نہیں۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ شریعت میں حصول شے اور چیز ہے اور اطلاق لفظ اور چیز ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لایعلمون اللہ ہی کے لئے عزت ہے۔ اور اوس کے رسول کیلیے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق لوگ نادان ہیں دیکھو کہ قرآن کریم نے عزت وجلالت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیان فرمایا۔ باوجود اس کے غیر خدا کیساتھ لفظ عزوجل کا اطلاق شریعت نے ہمیں کیا کیونکہ لفظ عالم الغیب ہو یا لفظ عزوجل سوا اللہ تعالیٰ کے عرفاً کسی کے ساتھ نہیں مستعمل ہے لہٰذا ان لفظوں کو شرعاً ایک خصوصیت اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے۔

ابھی نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الرحمن علم القرآن رحمن نے سکھایا قرآن کو۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کو معلم القرآن کہنا منع ہے کہ یہہ تو

ع۵ یہہ منطق نہیں ہے شریعت ہے یہ نہ کہو کہ مبدأ حاصل تو مشتق صادق اور اگر منطقی بحث منظور ہے اور شریعت کا لحاظ نہیں ہے تو عالم الغیب کا باعتبار منطق اطلاق بھی صحیح ہے ۱۲

میانجی کو عرفاً کہتے ہیں۔ اسی مسئلہ علم غیب کو لو اور بتاؤ لفظ علامۃ میں علم کا کتنا مبالغہ ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کو علامۃ الغیوب کہنا ناجائز ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہی نہیں ہے۔ کچھ تو اہل علم سے ایسی باتیں کرتے شرم آجایا کرے مگر اے توبہ شرم کہاں۔

کیوں حیا کا لگا وُجی کو گھن
بیحیا باش ہر چہ خواہی کُن

سچ فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو علم غیب حاصل ہے یا نہیں ہے تو اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ ہاں ہاں بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے جو کچھ کہ کسی ایک غیب کا بھی آپکو علم نہ تھا وہ کافر ہے۔ رہا یہ امر کہ کتنا حاصل ہے؟ دلائل قویہ و براہین شرعیہ سے ثابت ہے کہ آپکو علم ما کان و ما یکون حاصل ہے۔ اس کو شرک و کفر کہنا ضلالت ہے۔ قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ترجمہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو نہیں مسلط فرماتا ہے اپنے غیب پر کسیکو لیکن برگزیدہ رسولوں کو دوسری جگہہ فرماتا ہے ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ترجمہ نہ تھا اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین ترجمہ اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر بخیل (یعنی جو پوچھوگے بتائیں گے)

۵۷ بعض مرجوی رجبی عاجز ہو کر علم ما کان و ما یکون مانتے ہیں مگر ترجمہ بعض ما کان و ما یکون کرتے ہیں اور یونانیوں کے بھروسہ اپنی مہمل و مختل زور زبانی سے ما کان و ما یکون کو قضیہ مہملہ ٹھراتے ہیں ان جاہلوں کو اتنی خبر نہیں کہ اصول شریعت میں ما موجبہ کلیہ کا سور ہے ۱۲

یہاں تک تو مقدار سے سکوت ہے اب آگے سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیئ اوتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ ترجمہ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا جدا جدا بیان۔ ایک جگہ فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ ترجمہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہ رکھی۔ اب سنو کہ جب قرآن مجید ہر شے کا بیان ہے اور وہ بھی روشن پھر وہ بھی مفصل۔ اور مذہب اہلسنت میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو یقیناً یہ بیانات محیطہ اُسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ دیکھو کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکل صغیر وکبیر مستطر ترجمہ۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے دوسری جگہ فرماتا ہے وکل شیئ احصیناہ فی امام مبین ترجمہ ہر شے ہم نے روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ترجمہ کوئی دانا نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔ اور اصُول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل[عہ] تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہُ

[عہ] بعض بجوجی بجی وہابی کہتے ہیں کہ ان اصول کو ہم نہیں مانتے ان جیسوں نے کچھ اور اصول گڑھے ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ ۱۲

[عہ] شرعاً یہ موجبہ کلیہ کا سور ہے ۱۲

استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے نہ حدیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائے گی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام موجودات و مکتوبات لوح محفوظ و ماکان و مایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

اور یہ تو ظاہر کہ مدح مذکور کل قرآن پاک کی ہے نہ کہ کسی آیت و سورت کی لہذا قبل نزول تمامی قرآن کریم کے بعض واقعات کا نہ جاننا یا بعض منافقین کا پوشیدہ رہنا یا بعض انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ نہ ہونا منافی آیات مذکورہ نہیں ہے۔

اب ہر کسی وہابی دیوبندی تھانوی انبیٹھوی مونگیری یا مرجومی نجمی نجومی میں کچھ برائے نام بھی ہمت و جگر کہ کسی آیت یا حدیث متواتر یقینی الافادہ سے یہ ثابت کر دے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے بھی حضور کو فلاں بات نہیں معلوم تھی، فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یہدی

عـه یہ ان نادانوں کیلئے ہے جو عموم آیت کی تخصیص خود کر دیتے ہیں ۱۲ عـه حدیثوں سے استدلال کرنے والے دہلوی دیوبندی وہابی کے لئے یہ ہے ۱۲ عـه یعنی جب اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ واقع میں قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے تو یہ تخصیص کہ فلاں چیز نہیں ہے حقیقۃً پہلی بات کی تکذیب ہے اور کذب الٰہی محال ہے اگرچہ وہابی مذہب نے ۱۲ عـه یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنی عقل سے کہہ دیتے ہیں کہ یہاں مراد اشیاء متعلقہ بہدایت ہیں ۱۲

متعلق

کید الخائنین تو اگر ایسا نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ آیات قرآنیہ سے نہ صرف مطلقاً علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضور کیلئے علم ما کان وما یکون ثابت و روشن ہو گیا۔

اگرچہ اب ضرورت نہیں مگر تبرکاً ایک ایک حدیث صحیحین بخاری شریف و مسلم شریف سے نقل کر دوں۔ صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم ترجمہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا ترجمہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور

ح بعض وہابی خارجی کہ عقیدہ علم ما کان وما یکون شیعوں کا عقیدہ ہے دیکھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر صحابہ کرام و ائمہ اہلسنت و خود سرکار رسالت بلکہ جناب رب العزت کو کیا کہتے ہیں۔ ۱۲

خطبہ فرماتے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوبگیا اوس دن حضور نے ما کان و ما یکون بتا دیا ہم میں علم زیادہ اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

اسی مضمون کی حدیث شریف بہتیرے صحابہ کرام سے ترمذی شریف میں مروی حتی کہ شفا شریف میں فرمایا وما اطلع علیہ من الغیوب مما کان وما یکون والاحادیث فی ھذا الباب بحر لا یدرک قعرہ ولا ینزف غمرہ وھذہ المعجزۃ من جملۃ معجزاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرھا علی التواتر ترجمہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مطلع و آگاہ تھے غیوب ما کان و ما یکون سے اور حدیثیں اس بارے میں دریائے ناپیداکنار ہیں اس معجزہ علم غیب کا ہم کو علم قطعی حاصل ہے کہ حدیثیں اس مضمون کی متواتر ہیں۔

الحمد للہ تعالی کہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جو حد تواتر کو پہونچی ہیں اور مفید قطع و یقین ہیں اون سے بہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے علم ما کان و ما یکون ثابت و روشن ہے اور کسی وہابی دیوبندی گنگوہی انبیٹھوی تھانوی مونگیری مرجوی نجدی میں اتنی سکت نہیں کہ اس کے خلاف کوئی حدیث متواتر یقینی الافادہ لا سکے ولہذا جملہ ائمہ کرام مثلاً امام قسطلانی و امام عینی و امام نووی و ملا علی قاری شراح حدیث نے علم ما کان و ما یکون کی تصریح فرمائی (دیکھو شرح بخاری و مسلم وغیرہ) کیا خوب فرمایا امام محمد بوصیری رحمہ اللہ تعالی نے

۷؎ امام قاضی عیاض علیہ رحمۃ الغیاض فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی حدیث متواتر ہمارے پاس ہے جو کافی ثبوت ہے حدیث متواتر کے وجود کے لئے اور تواتر مفید قطع و یقین ہے حتی کہ اوس سے قرآن پر زیادتی ہوتی ہے کما لا یخفی ۱۲

فان من جودک الدنیا وضرتہا　　　ومن علومک علم اللوح والقلم

یارسول اللہ آپکے خوان کرم کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے　　　اور آپکے علوم کا ایک حصہ علم لوح وقلم ہے

ہاں ان سب کا مختصر سا جواب طائفہ دیوبندیہ خذلہا اللہ تعالیٰ یہہ دیسکتا ہے کہ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث شریف میں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس لئے حجت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعریف کی ہے اور مبالغہ کیا ہے چاہنے والا محبوب کی تعریف میں جانے کیا کیا لکھہ جاتا ہے اور حدیث میں خود حضور نے جو فرمایا تو ہر ایک اپنی تعریف ہی کرتا ہے رہے فقہا و محدثین وہ سب تو ہمیشہ کے مشرک ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اب عقیدہ حقہ اہلسنت وجماعت سنو اور علم الٰہی جل وعلی وعلم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرق سمجھو۔ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا ذاتی ہے کسیکے سکہانے سے نہیں ہے غیر تدریجی ہے ہر معلوم ہمیشہ سے معلوم ہے غیر متناہی ہے اوس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے محیط ہے کوئی ممکنات وواجبات ومحالات غرض موجودات ومعدومات سے خارج علم الٰہی سے نہیں ہے غیر قابل الذہول ہے بہول چوک نا ممکن ہے اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا علم حادث ہے پہلے نہ تہا پہر ہوا عطائی ہے اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہوا تدریجی ہے آہستہ آہستہ ترقی کرتا رہا متناہی ہے کہ باوجود کثرت وحدود سے محدود ہے غیر محیط ہے کہ محالات وواجبات غیر متناہی ہیں اوس کو متناہی گہیر نہیں سکتا ممکن الذہول ہے کہ بعض وقت توجہ نہ فرمانے سے خیال نہ رہا جو دلیل علم ہے مولانا

عہ یہہ قیصر الوہابیہ کا جواب ہے کہ ڈہٹائی سے لکہہ گہسیٹا تہا کہ صوفیائے کرام کے نزدیک علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت نہیں ان احمقوں نے صوفی اپنے تصنیف کردہ پیروں کو سمجہہ رکھا ہے ۔۱۲

رومی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود ؎ دل بایں سلعت بخود مشغول بود

اب بعض واقعات جزئیہ جو زمانہ نزول قرآن میں ہوئے اور حضور نے ادھر توجہ نہ فرمائی یا معلوم نہ تھے یا یہہ فرمانا کہ آیندہ زمانہ میں فلاں امر کا مجہہ سے ذہول ہوگا (جو کہ دلیل[1] علم ہے) اون سے استدلال جنون وجزاف ہے اور فقہا رکرام کے ارشاد کہ بلا تعلیم الٰہی حضور کو عالم مغیبات سمجنا کفر ہے اس سے استدلال حماقت نادانی ہے یا فریب و بے ایمانی تف بریں ملائی وہزار آفت بریں بددینی -

یہیں سے معلوم ہوگیا کہ آیات حصر[2] سے قطعاً یقیناً علم ذاتی ومحیط وازلی مراد ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسیکو بلا تعلیم ہمیشہ سے ہر معلوم کا علم نہیں ہے اور آیات مثبتہ علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مراد علم عطائی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بعطاے الٰہی علم غیب حاصل ہے -

تو جواب سوال یہہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم عالم غیوب کثیرہ اور عالم مغیبات اور عالم ماکان ومایکون ہیں -

ہاں جو علم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ابلیس سے گھٹائے علوم بہائم وحیوانات سے تشبیہ دے وہ کافر ہے اور اوس کے عقیدہ پر مطلع ہوکر جو اوس کو پیر - ملا وغیرہ سمجھے وہ بھی کافر

اور جناب مولوی محمد علی صاحب! مناظرہ بھاگلپور سے آپکا ادن میں سے ہونا ظاہر وظاہر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

---

[1] کون نہیں جانتا کہ جب زید کہے میں بھول گیا تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اوس کو علم تھا کیونکہ جب معلوم ہی نہ تھا تو کہنا چاہئے کہ میں نہیں جانتا - ۱۲

[2] - مثلاً لا یعلم الغیب الا ھو - ۱۲

قولہ ۳۲ خداوند عالم کو جسطرح یہ ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ایسا ہی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ والسلام کو حاضر و ناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں

اقول دہنہ آمانی الوصول جناب مولوی محمد علی صاحب ! ذرا دیکھیئے تو۔ بھلا جب یہی مکر و فریب کے جل کھیلنے تھے اور یوں ہی حرف تشبیہ (ایسا) لانا تھا تو یوں کیوں نہ پوچھا کہ خداوند عالم کو جسطرح سمجھتے ہیں ویسا ہی رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی سمجھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان اوس معبود برحق واجب الوجود کا سا کسیکو نہیں سمجھتا ہر مسلمان کہدیگا کہ نہیں بس انکفیس کہنے کو ہو جاییگا کہ دیکھو حضور کو مثلا حاضر و ناظر اہلسنت بھی نہیں کہتے مگر یاد رہے کہ اب دنیا نے طائفہ مخذولہ کے تماشے دیکھکر خوب سمجھ لیا ہے کوئی چال کام نہ دیگی۔ میں اس مضمون کو طول دیتا مگر اختصار کا خیال قلم روک لیتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالی حاضر و ناظر ہے لیکن اسطرح کہ اوس کا معاذ اللہ کوئی جسم ہے اور وہ کسی مکان میں کسی زمانہ میں کسی جہت میں ہے یہ کفری بولی وہابیوں کا مذہب ہے اسمٰعیل دہلوی امام الطائفہ اپنی کتاب ایضاح الحق میں لکھتا ہے تنزیہ او تعالی از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات از قبیل بدعات حقیقیہ است یعنے اوس کے طور پر اللہ تعالی زمان و مکان و جہت کا محتاج ہے اور ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک اللہ تعالے غنی مطلق ہے اللہ تعالی کا حاضر و ناظر ہونا باعتبار حضور علم کے ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حاضر و ناظر بنایا ہے یہاں پر حضور بجسمہ کہنا بھی قابل انکار نہیں ہے۔

حافظ الشان امام علامہ شیخ علی نور الدین حلبی نے اپنی معروف کتاب تعریف اھل الاسلام والایمان بان سیدنا محمدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم لا یخلو منہ

مکاف ولا زمان میں خاص اس مسئلہ کو ثابت و روشن فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہی کہ قبر میں نکیرین چند سوال کرتے ہیں من ربک تمہارا رب کون ہے ما دینک تمہارا دین کیا ہے ما تقول فی ھذا الرجل ان کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ یہ نہیں سوال ہوتا کہ من نبیک تمہارا نبی کون ہے اور ھذا اسم اشارہ ہے اور مشار الیہ کا موجود فی الخارج ہونا اوس کے معنی حقیقی ہیں جس سے بلاوجہ عدول جائز نہیں ہے۔ جس سے ظاہر کہ قبر میں نظارہ جمال باکمال حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرایا جاتا ہے اور یہہ تو ظاہر کہ ایک وقت میں زمین کے مختلف حصوں میں کتنے مردے ہوتے ہیں کہ جن سے ایک ہی وقت یہہ سوال ہوتا ہے جو روشن دلیل حضور کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی ہے۔

قرآن کریم میں حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے انا ارسلناک شاھدا اے محبوب ہم نے تم کو شاہد بنا کر بھیجا۔ شاہد صیغہ اسم فاعل ہے اس کا مصدر شہادۃ اور شہود دونوں ہے اگر شہادۃ سے مانو تو شاہد کے معنی گواہ ہوئے اور شہادت کے لئے مشاہدہ ضرور ہے کہ کسی شہادت معتبر نہیں۔ اب شاہد کے معنی ناظر ہوئے اور اگر اوس کا مصدر شہود بمعنی حضور کے ہے تو اوس کے معنی حاضر ہوئے۔

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ ایسی حالت میں ہر معنی معتبر ہے تو آیت شریفہ نے بتایا کہ حضور حاضر و ناظر ہیں حضرت شیخ محقق دہلوی قدس سرہ مجمع البرکات میں فرماتے ہیں "وے صلی اللہ تعالیٰ وسلم بر احوال و اعمال امت مطلع است و بر مقربان و خاصان درگاہ ممد و مفیض و حاضر و ناظر است" نیز رسالہ ہژدہم مسمی بہ سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں "باچندیں اختلافات وکثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت

حیات بے شائبہ مجازو توہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی" الحمد للہ تعالیٰ کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی و مفیض و مربی و حاضر و ناظر ہونے پر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا فالحمد للہ رب العٰلمین آیت قرآنیہ و حدیث شریف و اجماع امت سے ثابت کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جسپر جواب سوال ۲ میں بھی روشنی پڑے گی۔ اب کوئی ان شرک فروش وہابیوں سے کہے کہ تم اپنے امام دہلوی جی کی تقویۃ الایمان جو تمہارا قرآن ہے اوس کو مانکر کہو کہ اللہ و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جمیع امت مرحومہ سب مشرک ہیں بس سبسے نرالے اور انوکھے تم مسلمان پیدا ہوئے ہو قاتلھم اللہ انی یؤفکون

وہابیو! یاد رکھو کہ تم کو اپنے مذہب پر سیکڑوں جگہ اللہ و رسول جل و علٰے و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرک کہنا پڑیگا اور امت مرحومہ کا مشرک ہونا تو تمہارا اصل مذہب ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شرم باید از خدا و از رسول

قولہٗ مرید کو سلسلہ بیعت میں داخل کرنیکا شرعاً کیا حکم ہے

اقول مستعیناً باللہ تعالیٰ جناب مولوی محمد عسکلی صاحب! ملاحظہ کیجئے کہ بدحواسی اور علم سے بے مائگی بھی کیا چیز ہے۔ اس سوال کے متعلق بھی بار بار پوچھا ہے کہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں جسکا دو لفظی مختصر سا جواب یہہ ہے کہ نہیں ہے اور نہ صرف یہی بلکہ افضل الاعمال یعنی نماز کا بھی یہی حکم ہے کہ اوسکا تارک بھی باوجود شدید ترین فاسق و مستحق عذاب ہونیکے ہمارے مذہب حنفی میں کافر نہیں ہے کفر و شرک فروشی وہابیوں دیوبندیوں کا کام ہے۔ یہیں سے ظاہر کہ جہالت کیا کچھ ناگفتنی کھلا چھوڑتی ہے اور اتنا وہابیوں کو کون سوجھائے

کہ جب نماز جیسی عبادت میں ہمارا تمہارا اختلاف موجود ہے کہ خیال رسول کو تم
اوسیں گائے گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر کہتے اور کہنے والوں کو برا نہیں
جانتے ہو حق سبحانہ وتعالیٰ کو محتاج زمان و مکان و جاہل بالفعل عیوب و نقائص
کا بالامکان محل مانتے اور ماننے والوں کو برا نہیں سمجھتے ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ماننے کو خیال عوام کہتے اور کہنے والوں کو کافر نہیں
کہتے ہو بلکہ مدح کرتے ہو۔ علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ابلیس سے
گھٹاتے اور علم حیوانات سے تشبیہ دیتے اور ایسے کو کافر نہیں کہتے ہو۔ غرض جب
عقائد کفریہ کو مانتے ہو تو تم کو کیا حق حاصل ہے کہ مسلمانوں کے مسائل وہ بھی متعلق
بہ اعمال وہ بھی مسئلہ فرعیہ وہ بھی بر بنائے مسلک صوفیاء معافیہ پر اعتراض کرو۔
کیا کسی یہودی عیسائی کو حق حاصل ہے کہ وہ تعداد رکعات نماز پر اعتراض کر سکے؟
وہابیوں کا کہنا یہ ہے کہ پہلے مسلمان ہو پھر حضرات صوفیائے کرام کی نیاز مندی
کرو تو کچھ بولو۔ کہ موافق الاہم فالاہم پہلے ایمان پھر اعمال کا مرتبہ ہے۔

یہ دوسری بات ہے کہ قسمت کا لکھا ایسا سوال کیا کہ اگر قلمبند کرنے پر آجاؤں
تو دیوبند سے مونگیر و بھاگلپور تک میں بکثرت مردوں کے نام گنا سکتا ہوں
جن کو وہابیوں نے مرید کر کے دار الاسلام میں اشاعت ضلالت کی بے سود
تدبیر کی ہے۔

اور ہاں خوب یاد آیا کیا جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند کا حال نہیں سنا کہ جو لڑکے
پڑھ کر مر گئے تھے ان کی کھوپڑی وستی تیار ہوئی جس پر دستار کی بندش ہوئی
اور سنیے کہ یہاں تو مرید مردہ پیر زندہ ہو اس کا سوال ہے۔ یہ سن کر حیرت ہوگی
کہ مرید زندہ اور پیر ایسا نہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کیا اویسیوں کا حال نہیں
جانتے جبکہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں حالات

تصرفات اولیاء کرام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں "واو لیسیال) تحصیل مطلب کمالات باطن از انہا می نمایند" اور سنیے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ایک موقع بیعت پر نہ تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس کو تلے اوپر رکھکر بلا موجودگی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوس جناب کی بیعت لی اور ظاہر کہ مردہ مُرید میں یہی شبہ ہوتا ہے کہ وہ موجود نہیں تو مرید کیسے ہو سکتا ہے - اور اگر نفع تو سب نے اتنا چور کر دیا ہے کہ عدم جواز کی علت عدم نفع ٹھہرائی ہے یعنی جب کوئی مردہ ہے تو اوسے مرید کرنے سے کیا نفع تو اس کو یاد رکھو کہ معتزلہ مخذولہ یا طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ ہزار پیچ و تاب کھائے کہ کسی طرح ایصال ثواب بروح میت بند ہو جائے مگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کو نفع پہونچانے سے باز نہیں آسکتا - اتنا تو ملایان وہابیہ بھی اپنی پیری جمانے کیلئے کہیں گے کہ بیعت ہونا کار ثواب ہے اور اتنا ہم مسلمان مانتے ہیں کہ ایصال ثواب اموات کے لئے بے شبہ مفید ہے - یہ مضمون خود ایک مستقل رسالہ چاہتا ہے جس کا یہہ مقام متحمل نہیں -

ذرا کتب فقہ حنفی کا کلیہ نظر انداز نہ ہو کہ ان الاصل فی الاشیاء اباحۃ یعنی اصل ہر چیز میں اباحت ہے اور ظاہر کہ اس طریقہ بیعت کی نہی صریح شرع میں وارد نہیں ومن ادعیٰ فعلیہ البیان تو اوس کی اصلی اباحت حاصل مگر وہابیہ اپنے مطلب کے سوا سارے احکام شرعیت سے غافل -

الحمد للہ تعالیٰ کہ اب جواب سوال یہہ ہوا کہ اوسیں اباحت اصلیہ تو ہے ہی بخیال نفع میت مسلم امر خیر ہے بخیال اتباع سنت اور بھی بہتر ہے -

مسلمانو! قابل مضحکہ امر یہ ہے کہ سوال میں لفظ بیعت لکھا ہے جس کے سبب مقابلۃً مجھے بھی کہنا پڑا ورنہ حقیقت امر یہ ہے کہ زید متلاشی شیخ اگر بغیر مرید ہوئے مرگیا

حدیث صحیح [illegible] من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ [illegible]

اور اوس کے وارث جائز نے کسی شیخ وقت سے عرض کیا کہ اوس کو سلسلہ میں قبول فرما لیجیے۔ شیخ نے اوس کی روح کو ثواب فاتحہ بخشا اور فرمایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ برکات و نعمات سلسلہ سے زید کو محروم نہ رکھے تو اسمیں کچھ حرج نہیں بلکہ تجربہ اس کے مفید ہونے پر شاہد ہے اس مضمون کو لطائف اشرفیہ یعنی مجموعہ ملفوظات حضور غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنی میں بیان فرمایا ہے۔ ان نا سمجھوں کی سمجھ میں اولیاء کبار کے ارشادات جو خود ایک زبردست حجت ہیں کیا آ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہہ کلمات طیبات ہیں کوئی گندہ خواب نہیں ہے کہ جب جاہا دیکھ لیا اور کیا بتاؤں کہ کیا کیا دیکھ لیا یہہ کوئی گھر یلو... نہیں ہے کہ جب جاہا کر ڈالا اور کیا بتاؤں کہ کیا کر ڈالا یہ کوئی معمولی مٹھی بھر چنا نہیں جسکو چبا کر گدا گری کے بجائے درویشی کو بدنام کیا۔ ان باتوں کا سمجھنا رب تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے کہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بعونہ تعالیٰ اب ظاہر ہو گیا کہ طریقہ مسئولہ شرعاً محبوب طریقۂ مطلوب ہے۔

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا مرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی بداعتقادی یا سوء انجام پر نظر کر کے جا چوا کر نکال دیا۔ وہ مرید بہت دور جا کر اوس شیخ کا خود بخود خلیفہ بن جائے اور پیری مریدی شروع کر دے اور اپنے اعتقادیات فاسدہ کی اشاعت کرے اور زرکشی اوس کی غایت ہو تو یہہ یقیناً شرعاً منع ہے اور جب اجلہ مریدان واکمل صحبت یافتگان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسیکو بھی اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو یہہ نقل مرید اور زیادہ قبیح لایرتکبہ الا الوھابی السفیہ اسی طرح کوئی نامراد کسی کا مرید ہوا اور بلا اجازت و خلافت خود ہی پیری مریدی شروع کر دی اور اس کے بہانہ عورتوں کی بے حجابانہ ہمنشینی شروع کی حتی کہ مردوں

کی صحبت سے گھبرائے اور رات دن عورتوں میں اپنا راج پوری طرح سمجھکر راجا اندر بنا رہے اور ہر وقت اپنے احکام کی پابندیوں سے عورتوں کو قیدخانہ میں ڈالے رکھے سر پر تیل پاؤں کی مالش نامحرم عورتوں سے کرائے اور خود بنا رہے مخدوم جیکی اور وہ بھی آٹے کی مشین کی چکی کے بیل کیطرح نادھے ہے تو یہ امر قطعاً حرام ہے جو اس کو جائز رکھے شرع شریف نے اوسے دیوث فرمایا ہے میں احکام شرع محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام نقل کرتا مگر اسی کو غنیمت سمجھو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

قولہ ۵ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ والسلم کو خدا مت کہو اور سب کچھ کہو کیا اس سے یہہ بات ہوتی ہے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ غفار۔ ستار رحمان۔ رزاق وغیرہ وغیرہ کہا جا سکتا ہے۔۔

اقول وباللہ التوفیق وبیدہ لازمۃ التحقیق۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اس سوال کو پڑھیئے اور سب سے کہیئے کہ مشرم مشرم مشرم یہہ بدحواسی ہیں کیا منہ سے نکل گیا۔

سبحہ غلط ورود شریف یا رحمت بتائے کشیدہ یا کمال بیباکی سے وغیرہ وغیرہ گھسیٹنے پر کسی وہابی سے تعجب نہیں ہے حیرت اس بات پر ہے کہ اگر کوئی مسلمان کہے کہ وہابی دیوبندی کو مسلمان نہ کہو اور جو چاہو کہو اس سے یہہ کہاں سے نکلا کہ اوس کو مخدوم مولوی مفتی حکیم مناظر متقی وغیرہ کہو۔ وہابیو! کیا اتنا سمجھنا بھی دشوار ہے کہ مخدوم و متقی ہونا مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے جو مرتد اسلام ہی سے محروم ہے اوس کو ان کلمات سے یاد کرنا دنیا کو فریب دینا ہے اور ناسمجھی کی دلیل ہے۔

ہاں جو چاہو کہو سے ناظم چوڑی فروش منھیار عطار مختار جھوٹے مقدمات کا پیرو کار وغیرہ کہنے کی اجازت نکلتی ہے۔

اگر یہی الٹی سمجھ ہے تو حضرت محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے زیادہ حضرت امام محمد بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے گھبراہٹ ہوگی کہ

دع ما ادعته النصارى فی نبیهم ☆ واحکم بما شئت مدحا فیه واحتکم

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نہ کہو جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہتے ہیں یعنی خدا کا بیٹا اور جو چاہو نعت میں بیان کرو۔ ناسمجھ کہہ اوٹھیں گے کہ کیا اگر خدا کا بیٹا نہ کہیں تو معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ خدا کا باپ کہیں۔ ایسی نافہمی پر خدا کی پھٹکار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

وہابیو! باوجود اس الٹی کھوپڑی کے تو سب کی قسمت کا مرثیہ کہو کہ وہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو سوا خدا کے سب کچھ کہنا نعت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں جائز فرماتے ہیں۔ اپنی کتاب مستطاب مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ "وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمامہ اسمائے صفات الٰہی متخلق و متصف است" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی کے مظہر ہیں یعنی اسے وہابی تو کیا بکتا ہے ہاں ہاں اللہ یعنی واجب الوجود و معبود برحق کے سوا تو رزاق وغیرہ سب اسمائے صفات الٰہی حضور کی نعت میں باعتبار مظہریت کہہ سکتا ہے اگرچہ تیرے دل کی عداوت رسول والی آگ تجھکو اس کہنے سے جہنم رسید کر دے۔ یہاں بھی سوخت ہوتا ہے اور وہاں تو ہمیشہ ہمیشہ خسر الدنیا والآخرۃ سمجھے تھے کہ بڑی بات نکالی اب معلوم ہوا ہوگا سے

مریض کفر پر لعنت خدا کی ☆ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مرقوم نہیں ہے اور اختصار تحریر مد نظر ہے ورنہ اس مضمون کو بہت زیادہ بسط سے لکھتا اور ائمہ کرام کے اقوال شریفہ سے ایک ایک صفت کے متعلق نقل کرتا کہ مثلا سیدی علامہ عبد الکریم جیلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اما الرزاق فقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصفاً بهذا الصفة ایضا یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزاق بھی تھے۔ اگر اس مضمون پر وسعت نظر مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ نوک تیر بر جگر بے پیر دیکھو کہ بہتر سے مسائل مخترعہ وہابیہ دیوبندیہ کا قاہر رد اور ادن کے مذہبی شجرہ وعقائد خبیثہ کی اوسیں پوری خبر گیری ہے۔ یہاں پر صرف حضرت شیخ شیوخ علماء الہند برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بلادنا محقق ومحدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کافی ہے کہ انھیں کے ارشاد پر جو اعتراض ہے اوس کا اوس جناب نے خود ہی جواب عطا فرما دیا ہے اسی لئے کہا تھا کہ اتقوا عن فراسة المومن فانه ینظر بنور الله۔

قولہ ۲ شفا شریف کی کونسی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ ہر بند مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت مکان کے لئے تشریف رکھتے ہیں۔

اقول ناعتا الحبیب المصطفی جل وعلی وسلم علیہ وصلی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ میرے نزدیک کتاب مستطاب کو شریف لکھ دینا درود شریف کی غلطی کو نظر انداز کرنے کا مستحق کرتا ہے۔ غلبہ حق اسکو کہتے ہیں کہ یا تو مواطن شریفہ حضرات محبوبان بارگاہ الوہیت کو شریف کہنا بدعت وشرک تھا اور یا آج اوراق متعددہ کے مجموعہ کو شریف تو کہدیا۔ اس سے زیادہ حیثیت حق کیا ہوگی اور ہاں یہہ سوال بر بنائے جہالت ہے کہ شفا شریف کبھی نظر سے نہیں گذری یا بر بنائے وہابیت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف نے دلمیں آگ لگادی۔ اگر جہالت کا اقرار ہو تو سوال کا تیور بدلا جائے اور اگر

چھد

اور اگر وہابیت کا استیصال مطلوب ہو تو اوس کی قسمت پر رو یا جائے ۔
اور اس وہابیت کو کیا کہوں کہ ناسمجھی سے یا جان بوجھکر مکاری سے ایسا سوال بنایا گیا ہے کہ آج تک کسی عالم اہلسنت وجماعت نے اوس کو نہ بیان کیا نہ لکھا ۔
ہاں بارہا مواعظ حسنہ وتصانیف مبارکہ میں اس امر کو بیان فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے خالی مکان میں جاؤ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو۔ اس ادب کی تعلیم علامہ قاضی عیاض علیہ رحمۃ الفیاض نے شفار شریف میں دی ہے اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے اوس کی شرح میں فرمایا کہ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ روح پاک حضور صاحب لولاک صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ غریباں امت کے جھوڑ و نکو اپنی رونق افروزی سے برکت عطا فرمائی ہے ۔ سوال میں شفار شریف اور اوسکی شرح دونوں کے مضمون کے متعلق یہ پوچھا کہ شفار شریف میں پورا مضمون دکھاؤ جب شفار شریف میں پورا مضمون نہ نکلیگا اپنے نزدیک کامیابی ہو گئی ۔ کہتا تو ہوں کہ وہابی کیلئے یہی مناسب تھا کہ صمٌ بکمٌ عمیٌ بنا رہتا یہ تحریر میں جولانی اور ادعار مسائل دانی کی بدولت نافہمی ونادانی کو خواہ مخواہ طشت ازبام کرادیا سچ کہتا ہوں اے وہابی

کھل گیا سب یہ ترا بھید غضب تو نے کیا ۔ کیوں ترے منہ کا کھلا چھید غضب تو نے کیا

ان سوالوں میں جو جو مکر وفریب کے نمونے دکھائے گئے ہیں وہ تو سب پر زبردست رجسٹری ہیں ۔
اچھا اب جواب سنو اللہ عزوجل فرماتا ہے فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم ترجمہ جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں امام اجل عمرو بن دینار شاگرد حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام

علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ترجمہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائدہ جلیلہ نسیم الریاض میں ہے حضرت ابو موسی مدنی حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر فقر و تنگی معاش کے شاکی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا دخلت منزلک فسلم ان کان فیہ احد اولم یکن ثم سلم علی ثم اقرأ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ ترجمہ جب تو اپنے گھر میں جاؤ تو سلام کر خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کر پھر سورۂ اخلاص شریف ایکبار پڑھ۔ اون صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے اون کو بہت وسیع رزق دیا کہ اوس کی خوبیاں اون پر بہ نکلیں۔ بالجملہ یہہ جو حدیثوں میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام کرے ملا علی قاری شارح شفا اس کی دلیل یوں بیان فرماتے ہیں ای لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام یعنی یہ اس لئے کہ روح اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان کے ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

اور وہابی دیوبندی مسلمان نہیں تو اس نعمت سے محروم ہے اسی لئے منکر ہے۔ کذالک العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر۔

قولہ مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں

اقول باسمہ تعالیٰ۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ مسائل بالا کیا ہیں؟ یہ تو آپکو بھی معلوم ہو گیا۔ ضروریات دین کسے کہتے ہیں؟ یہہ بھی بتا دیا۔ اس سوال میں کتنی بدحواسی ہے؟ اس کو بھی سمجھا دیا۔ ہر سوال میں کسقدر مکر و فریب ہے؟ یہہ بھی

دکھادیا۔ یہ سوالات کسکی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں؟ یہہ بھی جتادیا۔ یہہ سوالات تو بہت پر رجسٹری ہیں۔ یہ بھی معلوم کرادیا۔ سائل جاہل محض ہے اس کے متعلق بھی عرض کردیا

اب استفسار کیا ہے کہ آپ اگر جواب لکھنے پر مجبور کئے جائیں اور ضلالت کی لاج رکھنی منظور ہو تو سب کی دکھتی رگ پر جو نشتر رکھا گیا ہے اوس کو فراموش کر کے کسی معمولی بات کو لے اوڑنا آپ کی شان کے خلاف ہے نیز قلم اٹھے تو پہلے ان سوالات کے جواب تحریر ہوں۔

(۱) عبارت صراط مستقیم دربارۂ تصور رسول کفریہ بول ہے یا نہیں اور کیوں؟

(۲) اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے منزہ سمجھنا عقیدہ اہلسنت وجماعت ہے یا بدعت حقیقیہ ہے جو اسکو بدعت حقیقیہ کہے وہ اہلسنت سے ہے یا نہیں اور کیوں

(۳) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلم الخلائق آپ مانتے ہیں یا نہیں اور یہ کس درجہ کا عقیدہ ہے اور علوم لازمہ نبوت ہر نبی کو حاصل تھے یا نہیں؟

(۴) علوم لازمہ نبوت کیا کیا ہیں؟ اون سے زاید کسی نبی کو علم تھا یا نہیں؟

(۵) کیا کوئی آیت یا حدیث متواتر یقینی الافادہ آپکے پاس ہے جس سے ثابت ہو کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے حضور کو ماکان ومایکون سے فلاں کا علم نہ تھا اور یہ تو بتائیے

(۶) کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلحات سخنان حال نظائر متشابہات دستاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص جو کچھ چاہے بکدے اور بزرگوں کے سر دہرے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ اسطرح لکھتے ہیں؟

(۷) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ ضروریات دین سے ہے تو کیا لفظ خاتم النبیین ضروریات دین سے ہے یا اس کے کوئی معنی اور

وہ معنی کیا ہیں ؟

(۸) خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا کو خیال عوام بتانے والا اور حضور کو جائز التبدیل کہنے والا جیسا کہ آپکے قاسم نانوتوی کافر ہے یا نہیں ؟ اور کیوں ؟

(۹) عبارات براہین قاطعہ حفظ الایمان دربارہ علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں تم ہیں دربار رسالت کے مجرم ہیں گنگوہی ۔ انبیٹھوی ۔ تھانوی کافر ہوئے یا نہیں ؟ اور کیوں ؟

(۱۰) زید کہے کہ مولوی محمد علی صاحب کو عالم کہنا اگر بقول مغنی تائے صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم (کہ سوا خدا کے کسیکو حاصل نہیں) اگر بعض علوم مراد ہیں تو اسمیں مولوی محمد علی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے ۔ کیونکہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ علم دیا گیا ہے یا کہو کہ شیطان کا علم تو نص سے ثابت ہے مولوی محمد علی صاحب کے علم کے لئے کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے تو اس میں آپکی توہین زید نے کی ہے یا نہیں ؟ اور اسمیں اور عبارات براہین قاطعہ و حفظ الایمان میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ بھی ضرور فرمایئے کہ کیا ثبوت جمیع عقائد کے لئے نص قطعی ہی چاہیئے ؟ اگر حدیث مشہور یا احاد سے کوئی امر ثابت ہو اور خلاف نصوص قطعیہ نہ ہو تو اوس کو رد کر دینا چاہیئے ؟ تلک عشرۃ کاملہ

کہئے تو پوچھوں کہ بیعت و خلافت کے کیا کیا شرائط ہیں ۔ مگر پہلے عقائد طے ہو جائیں ۔

اس تحریر وہابیہ میں عجیب تماشہ یہ ہے کہ چند نفر کے دستخط ہیں مگر قلم و تحریر ایک ہی ہاتھ کے کرشمے ہیں ۔ شاید اسی لئے سائلین کو سائل لکھا ہے ۔ ان

تماشہ کی دلچسپی اوس وقت بڑھ جاتی ہے جب آپکو معلوم ہوگا کہ اس فقیر کے پاس دو تین قاصدوں کے ذریعہ ان چھ میں سے عبدالوحید ثانی نے کہلا بھیجا کہ میں اس تحریر سے بالکل ناواقف ہوں۔ یہ وہابیوں کا مکر ہے۔ بغیر مجھ سے پوچھے میرا نام خواہ مخواہ لکھدیا میرے عقائد ایسے نہیں ہیں۔ مجھے بالکل بری سمجھا جائے۔ جب سے مجھے اس تحریر کا حال معلوم ہوا سخت قشعر ہوا بہت ممکن ہے کہ دارالندوہ نے شہر بھاگلپور و مفصلات میں اپنی فہرست تیار کرتے وقت جب دیکھا کہ پانچ سے زائد نہیں ملتے تو بالکی برداری کا حساب ٹھیک نہیں ہوتا تھا تو ایک کا زبردستی کی بھرتی سے کام چلایا مگر اوس نے فوراً استعفا داخل کردیا اور ابھی بہت ممکن ہے کہ اور بھی استعفے داخل ہوں۔

اس کا افسوس ہے کہ یہ تحریر وہابیہ جیلخانہ سے آئی ہے تذکرہ رشید یہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گنگوہی جی نے اس کو خوب بسایا ہے مگر اس قدر اتباع سنت امام مستقبل کیلئے خوفناک ہے اور لطف یہ ہے کہ جواب عبدالغنی کے گھر مانگا ہے یا تو اوس وقت تک رہائی کی امید ہے یا اوسی ڈیرہ کو جیلخانہ تو ہب سمجھ رکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جلمجدہ اتم واحکم الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ تحریر فقیر چند نشستوں میں آج شب جمعہ مبارکہ کو بعد مغرب ختم ہوئی اور اوسکی ابتدا چہار شنبہ کو ہوئی تھی۔ چونکہ اس تحریر نے رسالہ کی صورت اختیار کی لہذا اس کا نام احکام حجت بر جند منکر نبوت رکھا گیا والحمد للہ اولاً وآخراً ۱۳۰۳ھ ۱۹۰۳ء والصلوٰۃ والسلام علیٰ من ارسلہ بشیراً ونذیراً وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فقط

کتبہ عبدہٗ العاصی

فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابوالمحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی

خادم الحدیث الشریف فی الجامعۃ الاشرفیہ الکائنۃ

بحضرۃ کچھوچھہ المقدسہ (ضلع فیض آباد)

جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ ہجری

شب جمعہ مبارکہ

(بمقام فتحپور ضلع بھاگلپور)

مہر

مبسملا وحامدا ومصلیا

ملایانِ دیوبند کی ڈھٹائی اور انکی ابن وردہ سہسوانی

سنہ ۱۳۳۸ ہجری

ابھی رسالہ مبارکہ اتمام حجت زیر طبع تھا کہ بعض احباب نے دیوبندیوں کی آخری چمکتی نو درتی دکھائی اور ظاہر نظر تا القدکی تہذیب اور مصنف کی شرافت کا نمونہ پیش نظر کیا اور ادعار سیادت کا نقشہ کھینچا ملاحظہ ہو اس تحریر جہالت تخمیر سفاہت کی تصویر کا نام رکھا جناب مجدد بریلوی سے وہابیت کی دستاویز، مصنف کسی مجہول سید محمد نامی سہسوانی کو بتایا۔ مطبع قاسمی دیوبند میں لوی حبیب الرحمن نے چھپوایا۔ حضرت الوہیت و دربار رسالت کی بے ادبی ہوئی سنی حضرات علماء کرام کی گستاخیوں میں کلم لائی گئی۔ اعلیٰحضرت امام اہلسنت دامت برکاتہم کو کافر۔ مرتد۔ ملعون۔ دجال وغیرہ لکھا حضرت مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری کو سگ اور مولانا عبد الباقی صاحب کو بلہ وغیرہ گالی گلوج سے یاد کر کے دیوبندی شرافت کا ثبوت دیا اور آستانہ اشرفیہ جیلانیہ میں منہ کالا کر نیکو کچھ نہ ملا تو بغدادی لباس پر تبرا بازی کی اور حضرت محدث کچھوچھوی کو رسالہ مبارکہ "نوک تیر بر جگر بے پیر"

کی بار اور بے پناہ مار سے توبہ توبہ کی۔ جناب مولانا عبد الحمید صاحب مفتی تفضل احمد صاحب لدھیانوی حاجی محمد لعل خانصاحب جلیلی مولانا ریاست علی خانصاحب مولانا ظفر الدین صاحب مولانا مفتی دیدار علی صاحب غیظ المرتدین مولانا نعیم الدین صاحب حضرت مولانا محمد اللہ صاحب علمائے اہلسنت وجماعت کو دربار میں بازاری فحش گالیاں استعمال کیں اور پھر بھی سیادت کا دعویٰ اور شرافت اور ابن شیر خدا ہونیکا دعا کیا ارشاد مالک و مولی رب تبارک و تعالی نہیں سنا انہ لیس من اہلک دیکھا کہ رنگ زمانہ دیکھکر سیادت کا دعا کیا اوس کو بھی مالک و مولی نے رد فرما دیا پھر ہمکو ان دشنام بازیوں کی شکایت نہیں کہ

فان ابی و والدہ و عرضی | لعرض محمد منکم وقاء
ہمارے آباء و اجداد اور میری عزت | سپر ہے تمہارے مقابل عزت جلالت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

اگر دیوبندی وعدہ کرلیں کہ دربار الوہیت و حضرت رسالت میں گستاخی اب نہ کریں گے تو بلا شبہ اجازت ہے کہ رات دن ہمیں جو چاہیں کہیں کہ ہماری عزت قربان ہے جوتیوں پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ سہسوانی جی غریب یتیم العقل بیچارہ علم و فہم سے نادار ہیں یہ کہاں حوصلہ کہ چار سطر بھی لکھنے کی جرأت ہو ہاں یہ ممکن ہے کہ یہ تو سر پر بدل اور سہرا آرائی فحش کلامی ملایان دیوبند ہوں۔ امکان کیا یہ واقعہ ہے کہ در بھنگی کی شرافت جو دیدار ستارہ بنکر الکوکب کے نام سے نامزد ہوئی اور سیف النقی جیسی ناپاک گندی تصنیف دیوبند سے شائع ہوئی تو ان دونوں کی کارگذاریوں نے مجہول سہسوانی کو پیدا کیا اور اس تحریر خبیث کو تیار کرایا پھر اور تیسری غیر مقلد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بدگو خدا و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دربار کا گستاخ دادی کیساتھ جواز نکاح کا فتوی دینے والا جب اس کارگذاری میں شریک ہوا تو سہسوانی جی کی شرافت اور چمک اوٹھی یہ لوگ باعث ہوئے اور سہسوانی مجسمہ ارتداد کی بڈھی ملکہ مغز اور سرپرستی نتیجہ ہوئے۔

سہسوانی جی۔ گالیوں کے جواب کی ہم سے امید نہ رکھنا کہ ہمارے نزدیک یہ کمینہ پن ہے نیز تم معذور ہو کہ یہ ساری شوشے در بھنگی اور تھانوی کے ہیں۔ لیکن سہسوانی کو کمیت بناکر خود سواری پر چڑھکر آئے ہیں مگر گمراہی کا برا ہو ایسے بھٹکے کہ آخر ٹھوکر کھا کر گر ہی گئے اور ایسے گرے کہ اوٹھنے سے ابھی مایوس ہو جاؤ۔ مسلمانو! اس رسالہ میں جس امر پر بہت اوچک بھاند یہ تڑپ جھڑپ دکھایا ہے وہ صرف یہ کہ اسمعیل دہلوی کو باوجود اعتقاد کفریہ کے سبب تم کافر کیوں نہیں کہتے؟

اگر یہ غریب نادان کو کیا خبر کہ لزوم کفر والتزام کفر میں فرق ہے۔ اس علم سے بے بہرہ کو کیا
معلوم کہ کفر فقہی اور کفر کلامی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ اس بیچارہ جاہل سے
کیا جانا کہ تکفیر و تکفیر کیا چیز ہے۔ جب بے خبری کا یہ حال ہے تو اس کو کون سمجھائے
کہ اسمٰعیل پر لزوم کفر کا الزام ہے اوس کے کفر فقہی کی تصریح ہے ہاں کفر کلامی سے کف لسان ہے
فقہاء کرام جسکو کافر فرماتے ہیں اوس پر تجدید نکاح وغیرہ احکام توبہ لازم ہیں لیکن اوس کا
خلود فی النار ضروری نہیں اوس کو بغیر کافر سمجھے مسلمان ہو یہ لازم نہیں جسکی تصریح وہ حضرات
خود فرماتے ہیں اور متکلمین جسکو کافر فرماتے ہیں اوسکو کافر سمجھنا اسلام کے لئے ضروری ہے
اوس کے کفر میں توقف وشک کرنا بھی کفر ہے۔ یعنی لفظ کفر اگرچہ فقہاء و متکلمین دونوں
استعمال فرماتے ہیں لیکن اصطلاح میں ہر جگہ جداگانہ معنی رکھتا ہے۔ بیشک فقہاء کرام
تکفیر میں احتیاط فرماتے ہیں اور جبتک ممکن ہوتا ہے فتوی کفر نہیں دیتے مگر کون کفر
وہی جو تجدید نکاح وغیرہ لازم کرتا ہے اور لاریب کہ متکلمین اسلام تکفیر میں احتیاط
برتتے ہیں لیکن کون کفر جو نا قابل تردد و شک ہے لیکن عرف عام میں چونکہ کافر کے
معنی اصطلاح متکلمین کی بناء پر شائع و ذائع ہے لہذا کلمات خبیثہ دہلوی نقل فرما کر
تصریحات فقہیہ کی رو سے اوس کے کفر پر روشنی ڈالتے ہوئے تجدید نکاح وغیرہ احکام فقہ لازم فرمائے
ہو گئے اصطلاح فقہ کو بیان فرمائے اور عوام اہل اسلام پر مسلک متکلمین ظاہر فرمانے کیلئے زبان
کو انکار سے کف لسانی ماخوذ و مختار مرضی و مناسب" یعنی اصطلاح فقہ کی بناء پر اسمٰعیل کافر
تھا اوس پر تجدید نکاح وغیرہ لازم تھا۔ لیکن اوس کے کفر میں تردد و شک کرنا کفر نہیں۔
لہذا ہم اوس کو کافر کہنے سے زبان کو روکتے ہیں ورنہ اصطلاح فقہ سے ناواقف ہونیکے سبب
موافق عرف عام کے حسب اصطلاح متکلمین لوگ اوس کے کفر میں تردد کرنے والے کو
بھی کافر سمجھیں گے۔ ان مضامین عالیہ کو سہسوانی کے دماغ سے کیا مطلب نا سمجھی
یا دانستہ دیوبندی چال دکھانیکو دنیا کو یوں فریب دیتا ہے کہ حضرت امام اہلسنت مدظلہ
اسمٰعیل کو پکا مسلمان اوس کے عقائد کفریہ کو عین ایمان سمجھتے ہیں۔ ایسی سمجھ پر خدا کی
پھٹکار و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الغفار یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ فتاوی مبارکہ رضویہ
میں عقائد خبیثہ اسمٰعیلیہ کی تفصیل اس بناء پر ہے کہ اوس کے کلمات خبیثہ سے ان عقائد
کا لزوم ہوتا ہے اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ فقہاء و متکلمین میں یہ اختلاف نہیں ہے۔

جسکو فقہا کافر کہیں اوس کو کافر نہ سمجھنے والیکو بھی کافر کہیں اور متکلمین ایسی کو کافر
سمجھنے کے سبب معاذاللہ فقہا کی نزدیک کافر ہوجایں بلکہ فقہاء کرام کی اصطلاح میں
صریح طور پر بالتعیین التزاما کفر بکے وہ تو اجماعا کافر ہے جو لزوما کفر بکجاے وہ بھی تجدید
نکاح وغیرہ کرے جس سے متکلمین کو انکار نہیں ہے تو ہر کافر کلامی کافر فقہی ہے لیکن
ہر کافر فقہی کافر کلامی نہیں ہے، اور یہ محض اصطلاح کا فرق ہی نہ کہ کفر و اسلام کا۔

مسلمانو! ایک وہ دن تھی کہ دیوبندیوں کی چیخ پکار تھی کہ اسمٰعیل دہلوی کو علماء اہلسنت
نے کافر کہدیا اور آج وہی یہ کہتے ہیں کہ دہلوی جی کو کافر کہو لیکن ان بیہودگیوں سے
اہلسنت کے دامن اعتدال واحتیاط میں دھبہ نہیں لگ سکتا لطف یہ ہو کہ کافر کلامی
نانوتوی۔ انبیٹھوی۔ تھانوی کی دکھتی رگ پر نشتر رکھا گیا ہو اوس کی مرہم پٹی در کنار اوس
کو ہاتھ تک نہ لگایا اور یہ کہکر بھاگ نکلے کہ "اگر خدا کو منظور ہے تو بتلادیں گے" یعنی تو سب کی
ناک کٹ گئی دیوبندیت کی گردن اڑ گئی خون بہ رہا ہے چینی بہت ہی مگر خدا کرے جھوٹ
ہو۔ نانوتوی کے لیے اتنا ہوئے کہ اوس کا کفر تین صفح نہیں ہے لہذا اسلام ہوگیا۔ کیا کہنا ہے
ہر ایک کفر اور تینوں ملکر ۔۔۔ ہیں ہضم۔

مسلمانو! اس فریب کو دیکھو کہ تحذیر الناس میں تین جگہ تین کفریہ جملے ہیں جن کو نقل
کر کے مسلمانوں کو دکھایا جاتا ہے اور سہسوانی قرآن کریم کے چند جگہوں سے کہیں سے مبتدا
کہیں سے خبر نقل کر کے مکاری کے جل دکھاتا ہے واللہ لا یھدی کید الخائنین اللہ
تعالی دغابازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔

سہسوانی نے جو کچھ دہر گھسیٹا ہو وہ پرچہ اہلحدیث کے بھروسہ غیر مقلدوں کے بل پر اور
اوس کا مستقل رد رسالہ مبارکہ یک گز و سہ فاختہ بیمناک ہے اوس کے مطالعہ سے ساری
خیانت کی قلعی کھلتی ہے نیز مطالعہ رسالہ مبارکہ ہشتاد بید و بند بر مکاری دیوبند اسی
مرض کے علاج میں مفید ہے اوس کو دیکھو اور مکاری دیوبند کو سمجھو۔ ہم تو یہاں اسی غلبہ
حق کو دکھانا چاہتے ہیں کہ بھلوں کیطرح عقائد کفریہ دیوبندیہ کو ثابت کرنے کے بجائے
اب دیوبندیوں نے اس کے خیانت کو تسلیم کر لیا اور ایسا تسلیم کر لیا کہ براہ مکاری خود
اپنے خصم کو اوس کا ملزم قرار دیتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی رافضی تحفہ کا مہمل جواب
لکھے اور نام رکھے " شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے رفض کی دستاویز " یا

کوئی غیر مقلد مکتوبات مجدد الف ثانی کا مختل جواب دے اور نام رکھے "مجدد الف ثانی کے غیر مقلدی کی دستاویز" وغیرہ وغیرہ

سہسوانی جی! دین و دیانت تو نصیب دشمنان اگرچہ تو انسانیت کی شرم آجایا کرے مگر

کیوں حیا کا لگاؤ جی کو گھن ۔ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن

آخر میں غلبۂ حق کی ایک دوسری مثال حاضر کریں کہ حضرت امام اہلسنت دامت برکاتہم پر اولٹا الزام قائم کرتے ہوئے سہسوانی جی صـ۲ میں لکھتے ہیں "تیجہ دسوں وغیرہ کو جہالت و بدعت بتا کر اپنی چھپی وہابیت کا سراغ دیں گے" ان خیرات وحسنات کے متعلق حضرت امام اہلسنت مدظلہ اور جمیع علماء اہلسنت کا کیا مسلک ہے اس کو دنیا جانتی ہے یہاں تو یہ قابل دید منظر ہے کہ سہسوانی جی تیجہ دسویں وغیرہ کے جہالت بدعت کہنے والے کو وہابی کہتے ہیں اور خود اسی صفحہ میں تیجہ دسویں کو رسوم کفار بتاتے ہیں غرض خود اسمٰعیل سے لیکر اپنے تک کو وہابی کہتے ہیں یہ ہے اقراری توہب کا بہاری پتھر کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر والحمد للہ العلی الاکبر والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الابر وعلی آلہ وصحبہ خصوصاً علی ساداتنا ابی بکر وعمر وعثمان وحیدر

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

احمد بن مولانا الحاج محمد لعل خان مدظلہ العالی

اطلاع

احباب کے اصرار سے مختصراً رد لکھ دیا گیا۔ اگر ان کی تحریر کا کامل رد دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ "صدائے حق" (مصنفہ مولانا مولوی سید محمود حسن صاحب) دیکھیں

پتہ یہ ہے

جناب بابو محمد منیر شاہ صاحب۔ جبل پور۔ صدر بازار

ملک متوسط قیمت سہ/

تصحیح میں بعض وجوہ سے غفلت ہوگئی ہے اس لیے اغلاط کو ناظرین معاف فرمائیں اور غلطی طبع کا بار مصنف پر نہ رکھیں۔